عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

# ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۹ | ۲۲ تا ۲۹ شوال ۱۴۳۱ھ مطابق یکم تا ۷ اکتوبر ۲۰۱۰ء | شمارہ: ۳۷

## مخلوط تقریبات کا سیلاب

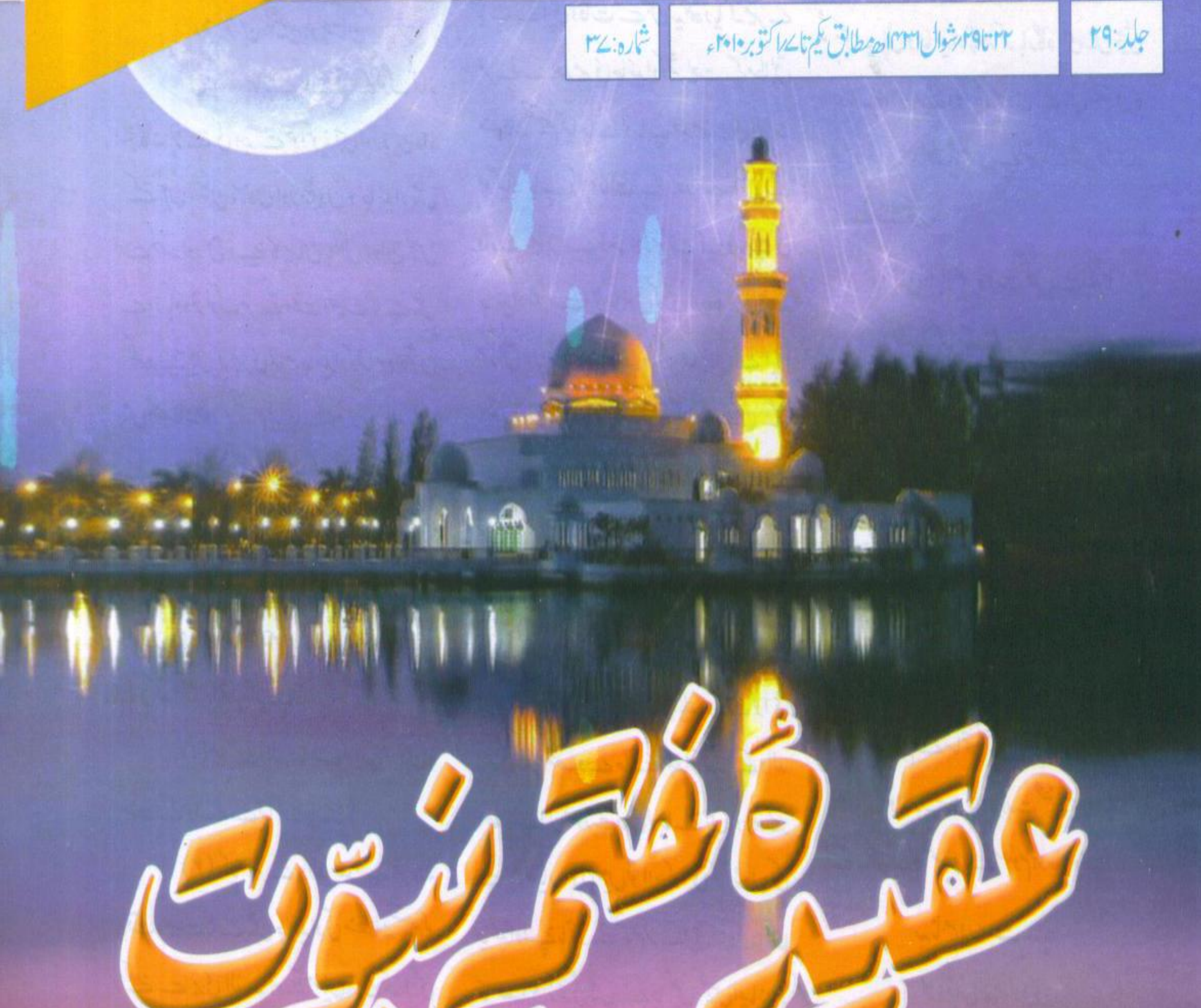

# عقیدۂ ختمِ نبوت

## قرآن واحادیث کی روشنی میں

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

## خواتین کی وراثت میں

رضیہ ترین، پشین بلوچستان

س:...... ہمارے علاقے کے لوگ نماز پنجگانہ پڑھنے کی وجہ سے خود کو مذہبی اور دین دار کہتے ہیں، لیکن بہنوں اور بیٹیوں کو جائیداد میں سے حصہ اور حق دینے کا یہاں بالکل رواج نہیں ہے، زیادہ تر لوگ مرتے وقت وصیت نامے میں لکھ دیتے ہیں کہ میری تمام جائیداد کو تمام وارثوں میں منصفانہ طور پر تقسیم کیا جائے، جس پر بعد میں بیٹے اور بھائی پھر کبھی عمل نہیں کرتے اور نہ ہونے دیتے ہیں، میرے والد صاحب ایک بااختیار توانا اور کروڑ پتی مسلمان ہیں، ابھی تک اولاد میں یعنی وارثوں میں جائیداد تقسیم کرنے کے حوالے سے کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا ہے۔

(۱) میرے والد صاحب کو اب قرآن و سنت کے حوالے سے کیا کرنا چاہئے؟

(۲) کیا میرے والد صاحب مرتے وقت وصیت نامے میں جائیداد کی منصفانہ تقسیم کو لکھنے سے بری الذمہ ہوسکتے ہیں؟ کیونکہ ابھی میرے والد صاحب اس قابل ہیں کہ جائیداد کو تمام وارثوں میں منصفانہ طور پر تقسیم کرسکیں۔

(۳) جائیداد کی منصفانہ تقسیم کے حوالے سے بھائیوں پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہیں؟

ج:...... شرعاً بیٹیاں باپ کی جائیداد میں بیٹوں کی نسبت آدھے حصے کی حق دار ہیں، اگر باپ نے اپنی وفات سے قبل یہ لکھ دیا کہ میرے مرنے کے بعد میری جائیداد کو شریعت کے مطابق منصفانہ تقسیم کیا جائے تو باپ عنداللہ بری الذمہ ہوگیا۔ باپ کی وفات کے بعد اب اس کے وارث بیٹوں کے ذمہ لازم ہے کہ وہ باپ کی جائیداد میں سے اپنی بہنوں کو بھی ان کا شرعی حصہ اور حق وراثت ادا کریں، اگر بھائیوں نے اپنی بہنوں کو حصہ نہ دیا تو وہ مجرم اور گناہ گار ہوں گے، باپ سے انشاء اللہ باز پرس نہیں ہوگی۔

تاہم اگر باپ سمجھتا ہے کہ میری اس وصیت کے باوجود میرے بیٹے میری بیٹیوں کو ان کا حق نہیں دیں گے تو اس پر لازم ہے کہ زندگی میں اپنی جائیداد تقسیم کرکے ہر ایک وارث کو اپنی زندگی میں حصہ دے جائے، لہٰذا آپ کے والد ماجد جب اس صورت حال کو جانتے ہیں اور وہ خیر سے بااختیار، توانا ہیں تو ان کو اپنی کروڑوں کی جائیداد اپنے ہاتھ سے تقسیم کرکے اپنی بیٹیوں کو ان کا حصہ اپنی زندگی میں دے جائیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے بعد ان کے بیٹے، اپنی بہنوں کو محروم کرکے اپنی آخرت کی بربادی اور باپ کی بدنامی کا سبب نہ بن جائیں، تاہم آپ کے بھائیوں کی شرعاً یہ ذمہ داری ہے کہ دنیا اور دنیا کا مال وزر فانی ہے، آج اگر باپ پر موت واقع ہوئی تو کل ان کو بھی یہ مال و جائیداد چھوڑ کر بارگاہ الٰہی میں پیش ہونا ہے، اس لئے وہ اپنی بہنوں کے مال وحقوق کا بوجھ اٹھا کر عنداللہ مجرموں کے کٹہرے میں کھڑے ہونے سے بچیں۔

## خواتین کا بلاضرورت گھر سے نکلنا

س:...... کیا ایک عورت بلاضرورت سیر سپاٹوں کے لئے گھر سے باہر نکل سکتی ہے؟ شرعی پردہ کیا ہے؟ کیا چہرہ پردے سے مبرا ہے؟

ج:...... خواتین پر حجاب اور پردہ فرض ہے قرآن وسنت کا یہی حکم ہے۔ چہرہ چونکہ فتنہ کا مرکز ہے، اس لئے اس کا بھی پردہ ہے۔ اس لئے خواتین بلاضرورت شدیدہ گھر سے نہ نکلیں جب نکلیں تو باپردہ اور محرم کے ساتھ نکلیں تا کہ ان کی عزت و ناموس محفوظ رہے۔ بلاضرورت محض سیر سپاٹے کے لئے نکلنے کا حکم اسی سے معلوم ہوجانا چاہئے۔

## یہ نام درست ہے

محمد اقبال سمانا، کراچی

س:...... میرے پوتے کا نام ''عیان'' ہے۔ عیان کے کیا معنی ہیں؟

ج:...... یہ نام ٹھیک ہے کیونکہ ''عیان'' عین سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں: ظاہر، باہر، اور کھلا ہوا۔

# ہفت روزہ ختم نبوت

ملتان


## مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد


جلد:۲۹ — ۲۲تا۲۸ شوال ۱۴۳۱ھ مطابق یکم تا ۷ اکتوبر ۲۰۱۰ء — شمارہ:۳۷

## اس شمارے میں!


| | | |
|---|---|---|
| مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی | ۵ | اداریہ |
| مخلوط تقریبات کا سیلاب | ۷ | مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ |
| عقیدۂ ختم نبوت... قرآن واحادیث کی روشنی میں | ۹ | ڈاکٹر محمد سلطان شاہ |
| خواتین سے متعلق حج کے بعض مسائل | ۱۵ | مفتی محمد سلمان منصور پوری |
| تحقیقی کارنامہ | ۱۸ | محمد افضل |
| علما فقہا کے اوصاف واخلاق | ۱۹ | امام ابوبکر محمد بن حسین آجری |
| غیروں کی تہذیب سے پرہیز | ۲۲ | مولانا محمد ساجد حسن مظاہری |
| اچھے کلمات کہنے کی عادت بنائیے | ۲۳ | محمد اسحاق |
| چیدہ چیدہ | ۲۴ | انتخاب: ابوسجاد صدیق احمد |
| فاقہ، تنگدستی اور بیماری کے اسباب | ۲۶ | مرسلہ: محمد شفیق الرحمٰن شیر خانی |



### سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

### مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

### نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

### مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

### معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

### قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

### سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

### تزئین وآرائش
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

### بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ



### زر تعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

### زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک- ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔



رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199


ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

# صحابہ کرامؓ کے زُہد کا بیان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

## حضرات صحابہؓ کے ایثار و مروّت کا نقشہ

''حصین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ایک سائل نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا، آپ نے سائل سے دریافت فرمایا کہ: تم ''لا الٰہ الا اللہ'' کی شہادت دیتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! فرمایا: تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دیتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: اور تم رمضان کے روزے بھی رکھتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: تو نے سوال کیا ہے اور سائل کا حق ہوتا ہے، بے شک ہمارے ذمے یہ حق ہے کہ ہم تمہاری خدمت کریں۔ چنانچہ اس کو ایک کپڑا مرحمت فرمایا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ: جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑا پہنائے، جب تک اس کے بدن پر اس کا ایک ٹکڑا بھی رہے گا، یہ شخص اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں رہے گا۔''

(ترمذی ج:۲ ص:۷۱)

''حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے ٹوٹ پڑے، اور یہ چرچا ہوگیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ چنانچہ میں بھی لوگوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نظر دیکھنے کے لئے حاضر ہوا، جب میری نظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر پڑی تو میں نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا، اور سب سے پہلی بات جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ: لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھو، جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوجاؤ گے۔''

(ترمذی ج:۲ ص:۷۱،۷۲)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (کچھ عرصے بعد) حضرات مہاجرین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! جس قوم (یعنی حضرات انصار) کے درمیان آکر ہم آباد ہوئے، اس سے بڑھ کر زیادہ مال کو (راہِ خدا میں) خرچ کرنے والی اور قلیل مال میں ناداروں کی غم خواری کرنے والی ہم نے کوئی قوم نہیں دیکھی، ان حضرات نے محنت و مشقت کی ہماری طرف سے کفایت کر رکھی ہے، اور پیداوار میں ہمیں شریک کر رکھا ہے، یہاں تک کہ ہمیں اندیشہ ہوگیا ہے کہ سارے کا سارا اَجر و ثواب ہی نہ لے جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! جب تک کہ تم ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو اور ان (کے اس ایثار و قربانی) کی تعریف کرتے رہو (تب تک تم بھی اَجر و ثواب سے محروم نہیں ہوگے)۔''

(ترمذی ج:۲ ص:۷۲)

یہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایثار و مروّت اور باہمی ہمدردی و غم خواری کا ایک نمونہ ہے، حضرات مہاجرین جب اپنا سب کچھ چھوڑ کر مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرات انصار نے، جو مدینہ طیبہ کے قدیم باشندے تھے، ان کی پذیرائی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، خود بھوکے رہے، لیکن مہاجرین کی بھوک پیاس کو گوارا نہیں کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین و انصار کے درمیان مواخات (بھائی چارہ) قائم کردی تھی، حضرات انصار نے پیشکش کردی کہ ہماری آدھی زمینیں مہاجرین کو تقسیم کردی جائیں، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: نہیں! زمینیں تم اپنے پاس ہی رکھو، پیداوار میں مہاجرین کا حصہ لگایا کرو۔ چنانچہ ان حضرات نے اس تجویز کو بخوشی منظور کرلیا، کام کاج اور محنت و مشقت یہ حضرات خود کرتے، اور جب پیداوار آتی تو اس میں مہاجرین کو برابر کا شریک کرلیتے، اس سے حضرات مہاجرین کو اندیشہ ہوا کہ اس ایثار و قربانی کی وجہ سے یہ حضرات کہیں سارا اَجر و ثواب نہ لے جائیں اور ہم ثواب سے محروم ہی نہ ہوجائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ جب تک تم ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہوگے، اور ان کے لئے تمہارے دل میں تشکر و امتنان کے جذبات رہیں گے تو اَجر و ثواب سے محروم نہیں ہوگے۔

یہ ہے کہ باہمی اعتماد و محبت اور ایثار و قربانی کا وہ نقشہ جو اسلام، مسلمانوں کے معاشرے میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ ☆☆☆

اداریہ

# مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی سے قبل جن مدعیان دعوت وارشاد نے مسند تقدس پر جلوہ افروز ہوکر خلق خدا کو اپنی جانب مائل کیا، ان سب نے ایک دو بسیط دعوؤں پر قناعت کرلی، کسی نے نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا، کسی نے اُلوہیت اور خدائی کا، کوئی خدا کا بروز بنا، کوئی مسیح کا، کسی نے مہدویت کی مسند آراستہ کی، کسی نے حلول وظہور کا ''باب'' کھولا، لیکن ہمارے مرزاجی کی ہمت بلند تھی، جو کسی ایک آدھ دعوے پر قناعت نہ کرسکی، بلکہ آپ نے ان تمام دعاوی کو جمع کرلیا جو آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کسی سچے جھوٹے مدعی نے کئے، یا کرے گا۔ ملل ونحل کی کتابیں کھولو! اور دُنیا کے تمام بانیانِ مذاہب... خواہ وہ سچے ہوں یا جھوٹے... کے دعاوی کو ایک ایک کرکے پیش کرتے جاؤ، ہم ہر ایک کے مقابلے میں مرزاجی کا دعویٰ پیش کرتے جائیں گے، اس کے باوجود ہمارے مرزاجی کے دعاوی کا وسیع خزانہ ختم نہیں ہوگا۔ تم آدم علیہ السلام سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کو پیش کروگے، تو اس کے مقابلے میں مرزاجی کا صرف ایک شعر کافی ہوگا:

زندہ شد ہر نبی بآمدنم ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

(دُرِّثمین فارسی ص:۱۶۵)

(میری آمد سے ہر نبی زندہ ہوگیا، ہر رسول میرے پیراہن میں چھپا ہوا ہے)

انصاف کرو کہ ''ہر نبی'' اور ''ہر رسول'' کے لفظ سے کوئی نبی اور کوئی رسول باہر رہا؟ پیش کرو کہ تاریخ نبوت میں کسی عظیم الشان رسول نے کبھی اتنا بلند دعویٰ کیا ہو...؟ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس صحابہ... رضوان اللہ علیہم اجمعین... کو پیش کروگے، تو اس کے مقابلے میں مرزاجی کا ایک فقرہ کافی ہوگا:

''میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابوبکر کے درجے پر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات ج:۳ ص:۲۷۸، ترک مرزائیت ص:۸۱)

تم خانوادۂ اہل بیت کے گل سرسبد کو پیش کروگے، تو مرزا صاحب فرمائیں گے:

''صد حسین است در گریبانم!'' (نزول مسیح ص:۹۹، رُوحانی خزائن ج:۱۸ ص:۴۷۷)

تم کسی بڑے سے بڑے نبی، ولی، صدیق، قطب، مجدد اور محدث کو پیش کروگے، تو اس کے مقابلے میں مرزاجی کا ایک جملہ کافی ہوگا:

''ان قدمی ھذا علی منارۃ ختم علیھا کل رفعۃ۔ (یعنی یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے)۔''

(خطبہ الہامیہ ص:۷۰، رُوحانی خزائن ج:۱۶ ص:۷۰)

''آسمان سے کئی تخت اُترے، مگر سب سے اُونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔'' (تذکرہ ص:۶۳۳ طبع چہارم)

کوئی فرعون: ''اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی'' کا دعویٰ کرتے ہوئے سامنے آئے گا، تو مرزاجی: ''انت اسمی الأعلی'' کا نعرہ لگاتے ہوئے اس کے ساتھ بھی پنجہ آزمائی کے لئے حاضر ہوں گے۔ ملاحدہ باطنیہ کے پُراَسرار دعاوی پیش کئے جائیں گے، تو مرزاجی کے پاس بھی دمشق سے قادیان اور دجال سے مولوی تک کے باطنی حربے موجود ہیں۔ تیرہ صدیوں کے مسیحانِ کذاب اور نام نہاد مہدیانِ ضلالت کی فہرست پیش کی جائے، تو مرزاجی ایک ایک کا توڑ کرنے کے لئے: ''انا المسیح وانا

المہدی" کا نعرۂ مستانہ بلند کرتے ہوئے میدان میں نکلیں گے۔ صوفیا کی شطحیات اور سکریہ کلمات پیش کرو گے، تو ان سے بڑھ کر مرزاجی سے سنو گے:

"آتانی مالم یؤت أحدًا من العالمین" (حقیقۃ الوحی ص:۱۰۷، رُوحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۱۰)

ہندوؤں کا دعویٰ تناسخ سامنے لاؤ گے، تو مرزاجی سے: "میں کرشن ہوں، رودر گوپال ہوں، امین الملک جے سنگھ بہادر ہوں" کا جواب سن کر جاؤ گے۔ عیسائی حضرات اُلوہیت مسیح کا دعویٰ کریں گے، تو مرزاجی کا ایک لفظ سن کر مغلوب ہو جائیں گے: "آوا ہن (خدا تیرے یعنی مرزاجی کے) اندر اُتر آیا۔" وہ ابنیت مسیح کا نظریہ پیش کریں گے، تو مرزاجی انہیں خدائی فرمان: "انت منّی بمنزلۃ ولدی، بمنزلۃ أولادی" سنا کر پچھاڑ دیں گے۔ خیر کہاں تک گنتا چلا جاؤں؟ مختصر یہ کہ دُنیا کے کسی مدعی کا دعویٰ ایسا نہیں جو ہمارے مرزاجی بہادر کے کشکول دعاوی میں موجود نہ ہو، لیکن مرزاجی کی اوج کمال کا یہ تصور بھی ناقص ہے، انصاف یہ ہے کہ ان کے بعض اوعائی مقامات رفیعہ تک اوّلین وآخرین میں سے نہ کسی کی رسائی کبھی ہوئی اور نہ ہوگی، مثلاً دُنیا میں اہل تناسخ کا غلغلہ تو بلند رہا، لیکن آج تک مرزاجی جیسا یہ دعویٰ کس نے کیا؟:

میں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں — نیز ابراہیم ہوں، نسلیں ہیں میری بے شمار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، رُوحانی خزائن ج:۲۱ ص:۱۳۳، درثمین ص:۱۲۳)

ایک ہی جون میں چار جونیں بدلنے اور بے شمار نسلیں پیدا کرنے کی نظیر کون پیش کرسکتا ہے؟ مزید سنئے...!

کرمِ خاکی ہوں مرے پیارے، نہ آدم زاد ہوں — ہوں بشر کی جائے نفرت، اور انسانوں کی عار

(براہین پنجم ص:۹۷، رُوحانی خزائن ج:۲۱ ص:۱۲۷)

کیا اِنسانی تاریخ میں کسی ایسے "کرمِ خاکی" کی مثال پیش کرسکتے ہو؟ جس نے آدم زادنہ ہونے کے باوجود نبوت و رسالت اور مسیحیت ومہدویت کا دعویٰ کیا ہو، اور اس طرح وہ "بشر کی جائے نفرت" اور "اِنسانوں کی عار" کے مرتبہ "علیا" تک پہنچا ہو؟ آج تک کس نے دعویٰ کیا کہ میں بیت اللہ ہوں، حجرِ اسود ہوں، خدا کی مانند ہوں، خدا کی توحید وتفرید ہوں، اور: "کأنّ اللہ نزل من السماء" کا باپ ہوں؟ وغیرہ وغیرہ۔

الغرض دعاوی کے میدان میں ہمارے مرزاجی کے مرکب دعاوی کی نظیر پیش کرنے سے سب عاجز ہیں، ان جیسا مدعی نہ ہوا، نہ ہوگا، نہ آیا، نہ آئے گا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

## ضروری گزارش

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ نشر واشاعت نے عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق اکابرین تحفظ ختم نبوت اور دیگر علمائے امت کے رشحات قلم کو "احتساب قادیانیت" کے عنوان سے تقریباً ۳۴ جلدوں میں جمع کیا ہے اور یہ سلسلہ الحمدللہ! جاری ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اگر آپ کے پاس شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی، شہدائے ختم نبوت مولانا مفتی محمد جمیل خان، حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا نذیر احمد تونسوی رحمہم اللہ تعالیٰ اور حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ، مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ کے بیانات محفوظ ہوں تو ازراہ کرم ان کی ایک کاپی سی ڈی یا ای میل کی شکل میں ہمیں عنایت فرما کر ممنون واحسان فرمائیں۔ امید ہے کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

برائے رابطہ: مولانا توصیف احمد (مبلغ کراچی) سیل: 0333-3553926

# مخلوط تقریبات کا سیلاب

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

حمد وستائش اس ذات کے لئے جس نے اس کارخانہ عالم کو وجود بخشا اور درود وسلام اس کے آخری پیغمبر پر جنہوں نے دنیا میں حق کا بول بالا کیا۔

شادی بیاہ کی تقریبات میں بے حیائی کے مناظر اب اُن گھرانوں میں بھی نظر آنے لگے ہیں جو اپنے آپ کو دین دار کہتے ہیں، جن کے مرد مسجد میں صف اول میں نماز پڑھتے ہیں، ان کے گھرانوں کی شادی بیاہ کی تقریبات میں جا کر دیکھو کہ کیا ہو رہا ہے؟ ایک زمانہ وہ تھا جس میں اس بات کا خیال اور تصور نہیں آسکتا تھا کہ شادی بیاہ کی تقریبات میں مردوں اور عورتوں کا مخلوط اجتماع ہوگا، لیکن اب تو مرد وعورت کی مخلوط دعوتوں کا ایک سیلاب ہے اور عورتیں بن سنور کر، سنگھار پٹار کرکے، زیب وزینت سے آراستہ ہو کر ان مخلوط دعوتوں میں شریک ہوتی ہیں، نہ پردہ کا کوئی تصور ہے، نہ حیاء کا کوئی خیال ہے۔

### یہ بدامنی کیوں نہ ہو؟

اور پھر تقریبات کی ویڈیو فلمیں بن رہی ہیں تاکہ جو کوئی اس تقریب میں شریک نہیں ہو سکا اور اس نظارے سے لطف اندوز نہیں ہو سکا، اس کے لئے اس نظارہ سے لطف اندوز ہونے کے لئے ویڈیو فلم تیار رہے، اس کے ذریعہ وہ اس کا نظارہ کر سکتا ہے، یہ سب کچھ ہو رہا ہے، لیکن پھر بھی دین دار ہیں، پھر بھی نمازی پرہیزگار ہیں، یہ سب کچھ ہو رہا ہے، لیکن کان پر جوں نہیں رینگتی اور ماتھے پر شکن نہیں آتی اور دل میں اس کو ختم کرنے کا کوئی داعیہ پیدا نہیں ہوتا۔

بتائیے کیا پھر بھی یہ فتنے نہ آئیں؟ کیا پھر بھی بدامنی اور بے سکونی پیدا نہ ہو؟ اور آج کل جو ہر ایک کی جان ومال وعزت وآبرو خطرے میں ہے، یہ سب کیوں نہ ہوں.... یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے غنیمت ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت ہے کہ ایسا قہر ہم پر نازل نہیں ہوتا کہ ہم سب ہلاک ہو جائیں ورنہ ہمارے اعمال تو سارے ایسے ہیں کہ ایک قہر اور ایک عذاب کے ذریعہ سب کو ہلاک کر دیا جاتا۔

### ہم اپنی اولاد کو جہنم کے گڑھے میں دھکیل رہے ہیں

اور یہ سب گھر کے بڑوں کی غفلت اور بے حسی کا نتیجہ ہے کہ ان کے دل سے احساس ختم ہو گیا، کوئی کہنے والا اور کوئی ٹوکنے والا نہیں رہا، بچے جہنم کی طرف دوڑے ہوئے جا رہے ہیں، کوئی ان کا ہاتھ پکڑ کر روکنے والا نہیں ہے، کسی باپ کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ ہم اپنی اولاد کو کس گڑھے میں دھکیل رہے ہیں اور دن رات سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، اب اگر کوئی ان کو سمجھاتا ہے تو ان بڑوں کا یہ جواب ہوتا ہے کہ اے بھائی! یہ تو نوجوان ہیں، لگے رہنے دو، ان کے کاموں میں رکاوٹ نہ ڈالو، اس طرح اولاد کے سامنے ہتھیار ڈھال کر نتیجہ یہاں تک پہنچ گیا۔

### ابھی پانی سر سے نہیں گزرا

اب بھی وقت ہاتھ سے نہیں گیا، اب بھی اگر گھر کے سربراہ اور گھر کے ذمہ دار اس بات کا تہیہ کرلیں کہ یہ چند کام نہیں کرنے دیں گے، ہمارے گھر میں مرد وعورت کا مخلوط اجتماع نہیں ہوگا، ہمارے گھر میں کوئی تقریب عورتوں کی بے پردگی کے ساتھ نہیں ہوگی، ویڈیو فلم نہیں بنے گی، اگر گھر کے بڑے ان باتوں کا تہیہ کرلیں تو اب بھی اس سیلاب پر بند باندھا جا سکتا ہے، ایسا نہیں ہے کہ یہ سیلاب قابو سے باہر ہوا ہو، لیکن اس وقت سے ڈرو کہ جب کوئی کہنے والا خیر خواہ اس صورت حال کو تبدیل کرنے کی کوشش کرے گا اور نہیں کر سکے گا، کم از کم وہ گھرانے جو اپنے آپ کو دین دار کہتے ہیں جو دین اور اسلام کے نام لیوا ہیں اور بزرگوں سے تعلق رکھنے والے ہیں وہ تو کم از کم اس بات کا تہیہ کرلیں کہ ہم یہ مخلوط اجتماع نہیں ہونے دیں گے۔

### ایسے اجتماعات کا بائیکاٹ کرو

ہمارے بزرگوں نے بائیکاٹ وغیرہ کے طریقے نہیں سکھائے، لیکن یاد رکھو ایک مرحلہ ایسا آتا ہے جہاں انسان کو یہ فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ یا تو ہماری یہ بات مانی جائے گی ورنہ اس تقریب میں ہماری شرکت نہیں ہوگی، اگر شادی کی تقریبات ہو رہی ہیں اور مخلوط اجتماعات ہو رہے ہیں اور آپ سوچ رہے ہیں کہ اگر اس دعوت میں نہیں جاتے تو خاندان والوں کو شکایت ہو جائے گی کہ آپ اس مخلوط دعوت میں شریک کیوں نہیں ہوئے؟ ارے یہ تو سوچو کہ ان کی شکایت کی تو آپ کو پرواہ ہے، لیکن ان کو آپ کی شکایت کی پرواہ نہیں، اگر تم پردہ نشین خاتون ہو اور وہ تم کو دعوت میں بلانا چاہتے ہیں تو انہوں نے تمہارے

لئے پردہ کا انتظام کیوں نہیں کیا؟ جب انہوں نے تمہارا اتنا خیال نہیں کیا تو پھر تم پر بھی ان کا خیال کرنا واجب نہیں ہے، ان سے صاف صاف کہہ دو کہ ہم ایسی تقریب میں شریک نہیں ہوں گی، جب تک کچھ خواتین ڈٹ کر یہ فیصلہ نہیں کریں گی، یقین رکھو کہ اس وقت تک یہ سیلاب بند نہیں ہوگا، کب تک ہتھیار ڈالتے جاؤ گے؟ کب تک ان کے آگے سپر ڈالتے جاؤ گے؟ یہ سیلاب کہاں تک پہنچے گا؟

## دنیا والوں کا کب تک خیال کرو گے؟

ہمارے بزرگ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے جنتی بزرگ پیدا فرمائے تھے، ان کے گھر کی بیٹھک میں فرشی نشست تھی، گھر کی خواتین کے دل میں یہ خیال آیا کہ اب زمانہ بدل گیا ہے، فرشی نشست کا زمانہ نہیں رہا، اس لئے آکر مولانا سے کہا کہ اب آپ یہ فرشی نشست ختم کردیں اور صوفے وغیرہ لگادیں۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ مجھے تو نہ صوفے کا شوق ہے اور نہ مجھے اس پر آرام ملتا ہے، مجھے فرش پر بیٹھ کر آرام ملتا ہے، میں تو اسی پر بیٹھ کر کام کروں گا۔ خواتین نے کہا کہ آپ کو اس پر آرام ملتا ہے؟ مگر دنیا والوں کا کچھ خیال کرلیا کریں جو آپ کے پاس ملنے کے لئے آتے ہیں، ان کا ہی کچھ خیال کرلیں، اس پر حضرت مولانا ادریسؒ نے کیا عجیب جواب دیا، فرمایا: بی بی! دنیا والوں کا تو میں خیال کرلوں، لیکن یہ تو بتاؤ کہ دنیا والوں نے میرا کیا خیال کرلیا؟ میری وجہ سے کسی نے اپنا طرز زندگی بدلا؟ یا کسی نے اپنا کوئی کام تبدیل کیا؟ جب انہوں نے میرا خیال نہیں کیا، تو میں ان کا خیال کیوں کروں؟

## دنیا والوں کے بُرا ماننے کی پرواہ مت کرو

لہٰذا جس کے دل میں تمہارے پردے کا احترام نہیں، جس کے دل میں تمہارے پردے کی وقعت اور عظمت نہیں، وہ اگر تمہارا خیال نہیں کرتا تو تم ان کا خیال کیوں لاتی ہو؟ حالانکہ اگر ایک بے پردہ عورت، عورتوں کے لئے علیحدہ انتظام کی ہوئی جگہ میں آکر بیٹھ جائے اور مردوں کے سامنے نہ آئے تو اس میں اس کا کوئی نقصان اور کوئی خرابی نہیں، لیکن اگر پردہ دار عورت مردوں کے سامنے چلی جائے تو اس پر قیامت گزر جائے گی، اگر پردہ کا انتظام نہ ہونے کے باوجود تم صرف اس لئے جاتی ہو تاکہ وہ بُرا نہ مانیں، کہیں ان کو بُرا نہ لگ جائے، لیکن کبھی تم بھی تو بُرا مانا کرو کہ ہم اس بات کو بُرا مانتے ہیں کہ ہمیں ایسی دعوت میں کیوں بلایا جارہا ہے، ہمارے لئے ایسی دعوتیں کیوں کی جاتی ہیں جس میں پردہ کا انتظام نہیں ہے۔ یاد رکھو! جب تک یہ نہیں کروگی، یہ سیلاب نہیں رکے گا۔

## ان مردوں کو باہر نکال دیا جائے

جہاں تقریبات میں بظاہر خواتین کا انتظام علیحدہ بھی ہے، مردوں کے لئے علیحدہ شامیانے ہیں اور عورتوں کے لئے علیحدہ، لیکن اس میں بھی یہ ہوتا ہے کہ عورتوں والے حصے میں بھی مردوں کا ایک طوفان ہوتا ہے، مرد آرہے ہیں، جارہے ہیں، ہنسی مذاق ہورہا ہے، دل لگی ہورہی ہے، فلمیں بن رہی ہیں، یہ سب کچھ ہورہا ہے اور بظاہر دیکھنے میں الگ انتظام ہے۔ ایسے موقع پر خواتین کھڑے ہوکر کیوں یہ نہیں کہتیں کہ مرد یہاں کیوں آرہے ہیں؟ ہم پردہ نشین خواتین ہیں، لہٰذا ان مردوں کو باہر نکالا جائے۔

## دین پر ڈاکا ڈالا جارہا ہے اور پھر خاموشی

شادی بیاہ میں بہت سے معاملات پر لڑائی جھگڑے ہوجاتے ہیں اور اس بات پر ناراضگیاں ہوجاتی ہیں کہ ہمارا فلاں جگہ پر خیال نہیں کیا اور ہمارا فلاں جگہ پر خیال نہیں کیا، اسی پر لڑائی جھگڑے کھڑے ہوجاتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ تلخیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ تم اگر پردہ نشین خاتون ہو تو اور چیزوں پر ناراضگی کا اظہار نہ کرو، اگر تمہاری زیادہ آؤ بھگت نہیں ہوئی تو اس پر ناراضگی کا اظہار نہ کرو، لیکن جب تمہارے دین پر ڈاکا ڈالا جائے تو وہاں تمہارے لئے خاموش رہنا جائز نہیں، کھڑے ہوکر بھری تقریب میں کہہ دو کہ یہ چیز ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے، جب تک کچھ مرد اور خواتین اس بات کا تہیہ نہیں کرلیں گے اس وقت تک یاد رکھو! حیاء کا تحفظ نہیں ہوسکے گا اور یہ سیلاب بڑھتا چلا جائے گا۔

## ورنہ عذاب کے لئے تیار ہوجاؤ

بہر حال! ہم لوگ جو کم از کم دین کا نام لیتے ہیں، جب تک اس کا عزم اور تہیہ نہیں کرلیں گے، اس وقت تک یہ سیلاب نہیں رکے گا۔ خدا کے لئے اس کا عزم کرلیں، ورنہ پھر اللہ کے عذاب کے لئے تیار رہیں، کسی کے اندر اگر اس عذاب کے سہارنے کی ہمت ہے تو وہ اس کے لئے تیار ہوجائے یا پھر اس بات کا عزم کرلیں کہ آئندہ مخلوط تقریبات نہیں ہونے دیں گے۔

## اپنا ماحول خود بناؤ

ہمارے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نوراللہ مرقدہ بڑے کام کی بات فرمایا کرتے تھے کہ: ''تم کہتے ہو کہ ماحول خراب ہے، معاشرہ خراب ہے، ارے تم اپنا ماحول خود بناؤ، تمہارے تعلقات ایسے لوگوں سے ہونے چاہئیں جو ان اصولوں میں تمہارے ہمنوا ہوں، جو لوگ ان اصولوں میں تمہارے ہمنوا نہیں، ان کا راستہ الگ ہے اور تمہارا راستہ الگ ہے۔ لہٰذا اپنا ایک ایسا حلقہ احباب تیار کرو جو ایک دوسرے کے ساتھ ان معاملات میں تعاون کے لئے تیار ہو اور ایسے لوگوں کے ساتھ تعلق گھٹاؤ جو ایسے معاملات میں تمہارے راستے میں رکاوٹ ہیں۔''

☆☆..........☆☆

# عقیدۂ ختم نبوت

## قرآن واحادیث کی روشنی میں!

ڈاکٹر محمد سلطان شاہ

اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے انسانیت کی راہنمائی کے لئے انبیاء و رسل کو مبعوث فرمایا اور ان پر وحی نازل فرمائی تاکہ وہ الوہی پیغام پر عمل پیرا ہو کر اپنے امتیوں کے سامنے لائق تقلید نمونہ پیش کر سکیں۔ نبوت و رسالت کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء پر اختتام پذیر ہوا۔ خلاق عالمین نے اپنے محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کے لقب سے سرفراز فرمایا، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہر عالم کے لئے رحمت کبریا ہیں۔ اس کے علاوہ رب کریم نے حضور سید انام صلی اللہ علیہ وسلم پر دین مبین کی تکمیل فرمادی اور وحی جیسی نعمت کو تمام کر دیا اور اسلام جیسے عالمگیر، ابدی اور متحرک دین کو رہتی دنیا تک کے لئے اپنا پسندیدہ دین قرار دے دیا۔ قرآن مجید میں حضور اکرم، نبی معظم، رسول مکرم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا اعلان اس آیت مبارکہ میں کیا گیا:

”ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین، وکان اللّٰہ بکل شئی علیما۔“ (الاحزاب:۴۰،۳۳)

ترجمہ: ”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔“

یہ نص قطعی ہے ختم نبوت کے اس اعلان خداوندی کے بعد کسی شخص کو قصر نبوت میں نقب زنی کی سعی لا حاصل نہیں کرنی چاہئے۔ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں مہبط وحیؐ کے بہت سے ارشادات کتب احادیث میں ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ یہاں ایسی احادیث پر مبنی اربعین پیش کی جارہی ہے تاکہ منکرین ختم نبوت پر حق واضح ہو سکے اور یہ عمل اس حقیر پرتقصیر کے لئے نجات اُخروی کا باعث ہو، کیونکہ محدثین کرام نے اربعین کی فضیلت میں روایات نقل فرمائی ہیں۔ حافظ ابی نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی المتوفی ۴۳۰ھ نے حلیۃ الاولیاء طبقات الاولیاء طبقات الاصفیاء میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی یہ روایت درج کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”من حفظ علی امتی اربعین حدیثا ینفعهم اللہ عزوجل بها، قیل لہ: ادخل من ای ابواب الجنة شئت۔“

ترجمہ: ”جس شخص نے میری امت کو ایسی چالیس احادیث پہنچائیں، جس سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نفع دیا تو اس سے کہا جائے گا، جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔“ (الاصفہانی، ابی نعیم احمد بن عبداللہ، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، مصر: مکتبہ الخانجی بشارع عبدالعزیز ومطبعۃ السعادۃ بجوار محافظۃ، ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء) ج۴:۱۸۹

۱:... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا، اس کو بہت عمدہ اور آراستہ پیراستہ بنایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، پس لوگ جوق در جوق آتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں یہ اینٹ کیوں نہیں لگا دی گئی۔ آپ نے فرمایا: وہ اینٹ میں ہوں اور میں انبیاء کرام کا خاتم ہوں۔ اسی مفہوم کی ایک اور حدیث مبارکہ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بھی روایت کی ہے۔“ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین حدیث:۳۵۳۴، ۳۵۳۵)

۲:... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ”ہم سب آخر والے روز قیامت سب سے مقدم ہوں گے اور ہم سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ حالانکہ (پہلے والوں) کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی اور ہمیں ان سب کے بعد۔“ (صحیح مسلم، کتاب الجمعہ، باب ہدایۃ ہذہ الامۃ لیوم الجمعۃ، احادیث:۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲)

۳:... حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں

پانچ سال تک حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ رہا۔ میں نے خود سنا کہ وہ یہ حدیث بیان فرماتے تھے کہ نبی مکرم رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

ترجمہ: ”بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کرام کیا کرتے تھے، جب کسی نبی کی وفات ہوجاتی تھی تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو ان کا خلیفہ بنادیتا تھا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، ان کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں، آپ نے فرمایا: ہر ایک کے بعد دوسرے کی بیعت پوری کرو اور ان کے حق اطاعت کو پورا کرو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی رعیت کے متعلق ان سے سوال کرے گا۔“ (صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ذکر عن بنی اسرائیل، حدیث:۳۴۵۵)

۴:... حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملا کر اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”بعثت انا والساعة کہاتین۔“

ترجمہ: ”میں اور قیامت اس طرح ملے ہوئے بھیجے گئے ہیں، جس طرح یہ دونوں انگلیاں ملی ہوئی ہیں۔“ (صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ والنازعات، حدیث:۴۹۳۶، کتاب الطلاق، باب اللعان، حدیث:۵۳۰۱، کتاب الرقاق، باب قول النبی، بعثت انا والساعة کہاتین، حدیث: ۶۵۰۳، ۶۵۰۴، ۶۵۰۵)

۵:... امام مسلم نے تین اسناد سے یہ حدیث بیان کی ہے:

ترجمہ: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، عقیل کی روایت میں ہے زہری نے بیان کیا، عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔“ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ، حدیث:۶۱۰۷)

۶:... حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسول معظم، نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

ترجمہ: ”بے شک میرے کئی اسماء ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور ماحی ہوں، یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہوگا، اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ شخص ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔“ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ، حدیث:۶۱۰۶)

۷:... حضرت محمد بن جبیر اپنے والد گرامی حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ”میرے پانچ نام ہیں: میں محمد ہوں، اور میں احمد ہوں اور ماحی ہوں، یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا، میں حاشر ہوں، یعنی لوگ میرے بعد حشر کئے جائیں گے اور میں عاقب ہوں، یعنی میرے بعد دنیا میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آئے گا۔“ (صحیح البخاری، کتاب المناقب باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ، حدیث:۳۵۳۲، صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب من بعد اسمہ احمد، حدیث:۴۸۹۶)

۸:... امام مسلم نے ثقہ راویوں کے توسط سے حضرت ابوموسیٰ الاشعریؓ سے یہ روایت نقل کی ہے:

ترجمہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے اپنے کئی نام بیان کئے، آپ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفی اور حاشر ہوں اور نبی التوبہ اور نبی الرحمۃ ہوں۔“ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ، حدیث:۶۱۰۸)

۹:... حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

ترجمہ: ”میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں، میرے وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹادے گا، میں حاشر ہوں لوگوں کا میرے قدموں میں حشر کیا جائے گا، اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔“ (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائہ، حدیث:۶۱۰۵)

۱۰:... حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”اس وقت تمہاری کیا شان ہوگی، جب حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہوگا اور امام تم میں سے کوئی شخص ہوگا۔“ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نزول عیسیٰ بن مریم حاکما بشریعۃ نبینا محمد، حدیث:۳۹۲)

۱۱:... حضرت ابوہریرہؓ روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں، دونوں میں بڑی جنگ ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہولیں، ہر ایک یہ کہے گا میں اللہ کا رسول ہوں۔“ (صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث:۳۵۷۱)

۱۲:... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے فرمایا:

ترجمہ: ''نبوت میں سے (میری وفات کے بعد) کچھ باقی نہ رہے گا، مگر خوشخبریاں رہ جائیں گی، لوگوں نے عرض کیا: خوشخبریاں کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اچھے خواب۔'' (صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث:۳۵۷۱)

۱۳:... حضرت ابو امامہ الباہلیؓ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ حضور ختمی المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ میں یہ الفاظ ارشاد فرمائے:

ترجمہ: ''میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو۔'' (سنن ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ ابن مریم و خروج یاجوج وماجوج، حدیث:۴۰۷۷، المستدرک للحاکم حدیث:۸۶۲۱)

۱۴:... حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ حضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے فرمایا:

ترجمہ: ''بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں اور انبیاء کرام کا خاتم ہوں۔'' (المستدرک للحاکم، تفسیر سورۃ احزاب، حدیث:۳۵۶۶، جلد:۷، ص:۳۵۳، مسند احمد، حدیث عرباض بن ساریہ، جلد:۴، ص:۱۲۷)

۱۵:... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور خیر الانام علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''ہم (امت محمدیہ) اہل دنیا میں سے سب سے آخر میں آئے ہیں اور روز قیامت کے وہ اولین ہیں جن کا تمام مخلوقات سے پہلے حساب کتاب ہوگا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، باب ہدایۃ ہذہ الامۃ لیوم الجمعۃ، حدیث:۱۹۸۲)

۱۶:... حضرت ضحاک بن نوفلؓ راوی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میرے امت کے بعد کوئی امت نہیں ہوگی۔'' (المعجم الکبیر للطبرانی عن ضحاک بن رمل الجہنی حدیث:۸۱۴۶، ج:۸، ص:۳۰۳)

۱۷:... حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ حضور ختمی المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''میں خلقت کے اعتبار سے انبیاء کرام میں پہلا ہوں اور بعثت کے اعتبار سے آخری ہوں۔'' (الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی، حدیث:۴۸۵۰، ۳:۲۸۲، حدیث:۱۹۰، ۴:۴۱)

۱۸:... حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں درود شریف کے یہ الفاظ سکھائے:

ترجمہ: ''الٰہی اپنا درود و رحمت اور برکات رسولوں کے سردار، متقیوں کے امام اور نبیوں کے خاتم محمد پر نازل فرما جو تیرے بندے اور رسول اور امام الخیر اور (قائد) الخیر اور رسول رحمت ہیں۔ الٰہی آپ کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس پر اولین و آخرین رشک کرتے ہیں۔'' (سنن ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیہا، باب ماجاء فی التشہد، حدیث:۹۰۶)

۱۹:... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے:

ترجمہ: ''جب اللہ کے پیغمبرؐ کے صاحبزادے ابراہیمؓ کا انتقال ہوا تو آپؐ نے فرمایا: اس کے لئے جنت میں ایک دودھ پلانے والی (کا انتظام) ہے، اگر وہ زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔'' (سنن ابن ماجہ، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی الصلوٰۃ علی ابن رسول اللہ وذکر وفاتہ، حدیث:۱۵۱۱)

۲۰:... امام ابن ماجہ سے مروی روایت میں حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں ہے:

ترجمہ: ''ابراہیمؑ کا انتقال ہوا جب وہ چھوٹے تھے، اگر فیصلہ (تقدیر) یہ ہوتا کہ حضرت محمدؐ کے بعد کوئی نبی ہو تو ان کا صاحبزادہ زندہ رہتا، لیکن آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی الصلوٰۃ علی ابن رسول اللہ وذکر وفاتہ، حدیث:۱۵۱۰)

۲۱:... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے:

ترجمہ: ''اے لوگو! علامات نبوت میں سے صرف رویائے صالح (سچا خواب) ہی باقی ہے جو مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کے لئے کوئی دیکھتا ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، ابواب تعبیر الرؤیا، حدیث:۳۸۹۹، صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ، باب النہی عن قراءۃ القرآن فی الرکوع والسجود، حدیث:۱۰۷۴)

۲۲:... حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے:

ترجمہ: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک میں حضرت علی بن ابی طالبؓ کو ساتھ نہیں لیا بلکہ گھر پر چھوڑ دیا تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا، آپؐ نے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے ساتھ ایسے ہو جاؤ جیسے ہارون، موسیٰ کے ساتھ لیکن میرے بعد نبوت نہیں۔'' (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب، حدیث:۶۲۱۸، ۶۲۲۱)

۲۳:... ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور خاتم الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''تم سے پہلے پچھلی امتوں میں محدث تھے، اگر اس امت میں کوئی محدث ہوگا تو وہ عمر بن الخطاب ہیں، ابن وہب نے کہا محدث اس شخص کو کہتے ہیں جس پر الہام کیا جاتا ہو۔'' (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل عمرؓ، حدیث:۶۲۰۴)

۲۴:... حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔'' (جامع ترمذی، ابواب المناقب، باب قولہ 'لو کان نبی بعدی لکان عمرؓ'، حدیث:۳۸۸۶)

۲۵:... حضرت ام کرز الکعبیہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور ختمی المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

ترجمہ: ''نبوت ختم ہوگئی، صرف مبشرات باقی رہ گئے۔'' (سنن ابن ماجہ، ابواب تعبیر الرؤیا، حدیث:۳۸۹۶)

۲۶:... حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ حضور نبی کریم کا فرمان ہے:

ترجمہ: ''بے شک میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے۔'' (صحیح مسلم کتاب الحج، باب فضل الصلوٰۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ، حدیث:۳۳۷۶)

۲۷:... حضرت نعیم بن مسعودؓ راوی ہیں کہ حضور خاتم النبیینؐ نے اپنے بعد نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کی اطلاع ان الفاظ میں دی:

ترجمہ: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کذاب ظاہر نہ ہو جائیں، جن میں سے ہر ایک کا دعویٰ یہ ہو کہ وہ نبی ہے۔'' (ابن ابی شیبہ فی مصنف، حدیث:۳۷۵۱۵، ۵۰۳/۷)

۲۸:... حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سید انام صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مخاطب ہو کر کہا:

ترجمہ: ''اے ابو ذر! انبیاء کرام میں سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔'' (الفردوس بماثور الخطاب للدیلمی عن ابوذر، حدیث:۸۵، ۱/۳۹)

۲۹:... حضرت مصعب بن سعد اپنے والد حضرت سعدؓ سے روایت کرتے ہیں:

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کی جانب روانہ ہوئے اور حضرت علیؓ کو اپنی جگہ چھوڑا تو انہوں نے عرض کیا: کیا آپؐ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑے جارہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کیا تو اس پر راضی نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی مناسبت ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'' (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ تبوک، حدیث:۴۴۱۶)

۳۰:... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور سید انام صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''مجھے تمام انبیاء کرام پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی اول یہ کہ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے اور دوسرے یہ کہ رعب سے میری مدد کی گئی، تیسرے میرے لئے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا، چوتھے میرے لئے تمام زمین پاک اور نماز پڑھنے کی جگہ بنادی گئی، پانچویں میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں، چھٹے یہ کہ مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔'' (صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المساجد وموضع الصلاۃ، حدیث:۱۱۶۷)

۳۱:... حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''بنی اسرائیل کا نظام حکومت ان کے انبیاء کرام چلاتے تھے جب بھی ایک نبی رخصت ہوتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آجاتا اور بے شک میرے بعد تم میں کوئی نبی نہیں آئے گا۔'' (ابوبکر عبداللہ بن محمد ابی شیبہ، امام، المصنف، جلد:۱۵، ص:۵۸، کراچی: ادارۃ القرآن، ۱۴۰۶ھ)

۳۲:... حضرت سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالبؓ، حدیث:۶۲۱۸)

۳۳:... حضرت جابر بن سمرہؓ کی روایت کردہ حدیث میں ہے:

ترجمہ: ''اور میں نے آپؐ کے کندھے کے پاس کبوتر کے انڈے کے برابر مہر نبوت دیکھی جس کا رنگ جسم کے مشابہ تھا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اثبات خاتم النبوۃ، حدیث:۶۰۸۴)

۳۴:... حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں:

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا، میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے جو مجھے بہت بھاری لگے اور میں ان سے متفکر ہوا، پھر مجھے وحی کی گئی کہ میں ان کو پھونک مار کر اڑا دوں، میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے، میں نے اس خواب کی یہ تعبیر لی کہ میں دو کذابوں کے درمیان ہوں، ایک صاحب صنعاء ہے اور دوسرا صاحب یمامہ۔'' (صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، حدیث:۵۹۳۶)

۳۵:... حضرت ابن عباسؓ سے مروی ایک حدیث مبارکہ کے آخر میں ہے:

ترجمہ: ''میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ میرے بعد دو جھوٹے شخصوں کا ظہور ہوگا، ایک ان میں سے صنعاء کا رہنے والا عنسی ہے دوسرا یمامہ کا رہنے والا مسیلمہ ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، حدیث:۵۸۱۸، ۲۲۷۴)

۳۶:... حضرت وہب بن منبہ حضرت ابن عباسؓ سے ایک طویل حدیث کے ذیل میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کی امت کہے گی:

ترجمہ: ''اے احمد! آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ حالانکہ آپؐ اور آپ کی امت امتوں میں آخری ہیں۔'' (المستدرک للحاکم، باب ذکر نوح النبی، حدیث:۴۰۰۱، ۵۹۷)

۳۷:... حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کے متعلق فرمایا:

ترجمہ: ''تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے، سنو بلاشبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔''

اس روایت کی بابت راوی کے استفسار پر حضرت سعد نے فرمایا: ''میں نے اس حدیث کو خود سنا ہے۔ انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں پر رکھیں اور کہا: اگر میں نے خود نہ سنا ہو تو میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں۔'' (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل علی بن ابی طالبؓ، حدیث:۶۰۹۵)

۳۸:... حضرت علی المرتضیٰؓ کی روایت کردہ ایک طویل حدیث مبارکہ میں ہے:

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور آپؐ آخری نبی ہیں۔ (جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب وصف آخر من علیؓ، حدیث:۳۶۳۸)

۳۹:... حضرت عامر اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

ترجمہ: ''تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ کے ساتھ تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔'' (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل علی بن ابی طالبؓ، حدیث:۶۲۱۷، سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل علی بن ابی طالبؓ حدیث:۱۲۱)

۴۰:... علامہ علاء الدین علی المتقی نے ''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول رقم کیا ہے:

ترجمہ: ''میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی امت، پس تم اپنے رب کی عبادت کرو اور پنج گانہ نماز قائم کرو اور اپنے پورے مہینے کے روزے رکھو اور اپنے اولوالامر کی اطاعت کرو، (پس) اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔'' (علی المتقی الہندی، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حدیث:۴۳۶۳۸، بیروت موسسۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء، ج:۱۵، ص:۹۴۷)

۴۱:... علاء الدین علی المتقی نے ''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' میں یہ حدیث نقل کی ہے:

''لا نبوۃ بعدی الا المبشرات، الرؤیا الصالحۃ۔'' (ایضاً حدیث:۴۱۴۲۴، ج:۱۵، ص:۳۷۰)

۴۲:... علامہ علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین الہندیؒ نے ''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے:

ترجمہ: ''اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی امت ہے۔ سنو! اپنے رب کی عبادت کرو اور پنج گانہ نماز پڑھو اور اپنے مہینے (رمضان) کے روزے رکھو اور اپنی رشتہ داریاں جوڑو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ خوش دلی سے ادا کرو اور اپنے اولوالامر کی اطاعت کرو، تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔'' (علی المتقی الہندی کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حدیث:۴۳۶۳۷، بیروت موسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ، ۱۹۸۵ء، ج:۱۵، ص:۹۴۷)

۴۳:... حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث مبارکہ نقل کی ہے کہ جب غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا، انہوں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! کیا آپ مجھے پیچھے رہ جانے والوں میں (یعنی) عورتوں اور بچوں میں جانشین بنا رہے ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا تو اس بات سے خوش نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہو جو ہارون کی موسیٰ علیہما السلام سے تھی۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں؟ اس (راوی) نے کہا: پس علیؓ تیزی سے مڑے تو میں نے گویا ان کے قدموں کا غبار اڑتے دیکھا اور حماد نے کہا: پس علی تیزی سے مڑے۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث:۱۴۹۰، احمد محمد شاکر (شرحہ وضع فہارسہ) مصر: دارالمعارف، ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۵ء، ج:۳،ص:۵۰)

۴۴:... امام بیہقی نے السنن الکبریٰ میں، امام طحاوی نے مشکل الآثار میں، علامہ جلال الدین سیوطی نے الدرالمنثور میں، علامہ علی المتقی الہندی نے کنزالعمال میں، امام ہیثمی نے مجمع الزوائد میں حضور ختم المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا ہے:

''لا نبی بعدی ولا امة بعدکم۔''

ترجمہ: ''میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔'' (زغلول، ابو طاہر محمد السعید بن بسیونی، موسوعہ اطراف الحدیث النبوی الشریف، بیروت: دارالفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء، ج:۷،ص:۲۸) ☆

# مدینہ میں پہنچ کر زندگی کی شام ہوجائے

منشی ناظر حسین گل چاندپوری

عطا قربت کا آقا مجھ کو ایسا جام ہوجائے
مدینہ میں پہنچ کر زندگی کی شام ہوجائے

خداوندا مدینہ پہنچ کر اس طرح جاں نکلے
یہ سر ہو اُنؐ کے در پر اور میرا کام ہوجائے

لگالوں آنکھ میں سرمہ تیری خاکِ کفِ پا کا
میسر گر مجھے قسمت سے یہ انعام ہوجائے

شہِ کونینؐ محضر پر میرے بس اتنا لکھ دیجئے
ہمارے در کی دربانی گدا کے نام ہوجائے

دکھا دے یا الٰہی تو نظارۂ سبز گنبد کا
سکوں مل جائے دل کو روح کو آرام ہوجائے

اگر چشمِ کرم ہوجائے ان کی گل کی حالت پر
یقیناً دُور دو عالم کا ہر آلام ہوجائے

# خواتین سے متعلق حج کے بعض مسائل

مفتی محمد سلمان منصور پوری

### محرم یا شوہر کے بغیر سفر جائز نہیں:

کسی بھی عورت کے لئے محرم یا شوہر کے بغیر سفر میں جانا جائز نہیں ہے' بالخصوص سفر حج میں اس کا مزید اہتمام رکھنا چاہئے' اس لئے کہ یہ عبادت کا سفر ہے اور دوران سفر بہت سی جگہ تنہائی کی ضرورت کے وقت مدد کی صورت پیش آ جاتی ہے جو کسی غیر محرم کے ذریعہ سخت فتنہ کا سبب بنتی ہے' بہت سے ٹریول ایجنٹ ویزا حاصل کرنے کے لئے مرد وعورت کے درمیان فرضی رشتہ کی خانہ پوری کر دیتے ہیں' تو یہ عمل محض جھوٹ اور سخت گناہ ہے کسی کو خواہ مخواہ بھائی یا چچا لکھ دینے سے اس کا شرعی رشتہ ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا۔

''الرابع: المحرم أو ازوج لامرأة بالغة ولو عجوز او معها غيرها من النساء الثقات والرجال الصالحين في مسيرة سفر.''

(غنیۃ الناسک: ۲۶)

### اگر محرم یا شوہر ساتھ جانے والا نہ ملے تو کیا کرے؟

اگر کسی عورت پر مالی وسعت واستطاعت کی وجہ سے حج فرض ہو چکا ہے تو اس پر اس وقت تک حج کی ادائیگی ضروری نہیں' جب تک کہ اس کے ساتھ جانے والے کسی محرم یا شوہر کا نظم نہ ہو جائے' اس لئے ایسی عورتوں کو جلد بازی نہ کرنی چاہئے بلکہ محرم یا شوہر کے سفر کے انتظام ہونے تک سفر حج کو مؤخر کر دینا چاہئے' اس تاخیر سے ان پر شرعاً کوئی گناہ نہ ہوگا' حتی کہ اگر اسی انتظار میں موت کا وقت آ جائے تو حج بدل کی وصیت کر دیں' بے شک ہر مسلمان کی دلی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ جلد از جلد حرمین شریفین کی زیارت کر کے سرخرو ہو' لیکن شریعت کا حکم اپنی ذاتی خواہش سے کہیں بڑھ کر ہے' اسے ہرگز پامال نہ کرنا چاہئے۔ ''ومع زوج ام محرم.''

(در مختار مع شامی' امداد الفتاوی' مسائل حج وعمرہ)

### دوران عدت سفر حج جائز نہیں:

جو عورت عدت میں ہو اس کے لئے عدت پوری ہونے سے پہلے سفر حج کے لئے جانا جائز نہیں ہے' اگر اس حالت میں سفر کر لیا تو وہ گناہ گار ہوگی۔

''والخامس عدم عدة عليها مطلقاً.''

(غنیۃ الناسک)

### احرام باندھتے وقت ایام میں ہونا:

اگر عورت حج کے سفر پر روانگی کے وقت ناپاکی کے ایام میں ہو تو غسل وصفائی کے بعد اسی حالت میں نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے' اس کا احرام شروع ہو جائے گا' اب مکہ معظمہ پہنچ کر اپنی قیام گاہ میں مقیم رہ کر ذکر واذکار میں مشغول رہے اور ناپاکی کا زمانہ گزرنے کے بعد غسل کر کے طواف وسعی کرے اور عمرہ کے ارکان پورے کرے۔

''وحيضها لايمنع نسكاً الا الطواف ...... الخ.'' (غنیۃ الناسک' معلم الحجاج' احکام حج' ایضاح المناسک' مسائل حج وعمرہ)

### تنبیہ:

اگر اولاً سیدھے مدینہ منورہ جانے کا نظام ہو (جیسا کہ آج کل بہت سے جہاز حجاج کو سیدھے مدینہ منورہ لے جاتے ہیں) تو یہاں سے احرام باندھنے کی ضرورت نہیں' بلکہ جب مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کے لئے روانگی ہوگی تو ذوالحلیفہ سے احرام باندھا جائے گا' اس وقت جیسی حالت ہو اس پر عمل کیا جائے۔

### عورتوں کے احرام کے لئے کوئی کپڑا مخصوص نہیں:

عورت کے احرام میں اصل حکم یہ ہے کہ اس کے چہرے پر کوئی کپڑا وغیرہ نہ لگے' ورنہ بقیہ سب لباس وہی ہے جو وہ عام حالات میں پہنتی ہے' اس میں نہ کسی رنگ کی قید ہے نہ کسی خاص ہیئت کی' بہت سی عورتیں احرام میں سفید رنگ کے کپڑے پہننے ضروری سمجھتی ہیں' اسی طرح وہ خاص رومال جو سر کے بالوں کی حفاظت کے لئے باندھا جاتا ہے اسی کو احرام کا نام دیتی ہیں اور اسے کسی حال میں نہیں کھولتیں' تو یہ سب بے اصل باتیں ہیں' ان کا شریعت سے کوئی ثبوت نہیں' عورت کے لئے احرام کی حالت میں ہر طرح کے رنگ کا کپڑا پہننا درست ہے' اسی طرح دستانے' موزے' زیورات اور بند جوتے سب پہن سکتی ہے اور وضو میں مسح کرتے وقت سر کا رومال ہٹا کر مسح کرنا ضروری ہے' اس رومال کے اوپر سے

مسح درست نہ ہوگا۔ (غنیۃ الناسک' معلم الحجاج' ایضاح المناسک' مسائل حج وغیرہ)

**سفر حج میں بھی غیر مردوں سے پردہ لازم ہے:**

بہت سی جاہل عورتوں نے یہ بات پھیلا رکھی ہے کہ احرام اور سفر حج میں عورتوں پر پردہ نہیں ہے اور یہ جاہلانہ سوچ اس قدر عام ہو چکی ہے کہ دوران حج نظر کا بچانا مشکل ہوتا جا رہا ہے' حالانکہ جس طرح پردہ کا حکم عام حالات میں ہے' اسی طرح حج میں بھی ہے' بلکہ حج میں تو اور زیادہ پردہ کا اہتمام کرنا چاہئے تاکہ یہ اہم ترین عبادت ذہنی انتشار اور معصیت سے محفوظ رہے اور بہتر ہے کہ احرام کے وقت نقاب کے اندر ایک ہیٹ سر پر لگائیں تاکہ نقاب کا کپڑا چہرے پر نہ لگے اور پردہ بھی برقرار رہے' اور احرام کھلنے کے بعد اپنی قیام گاہوں یا خیموں میں رہتے ہوئے بھی پردہ کا اہتمام رکھنا لازم ہے' بالخصوص اجنبی مرد و عورت میں تنہائی کا موقع بالکل نہ آنے دیں کہ اس میں فتنہ ہی فتنہ ہے۔ (شامی)

**مردوں کی بھیڑ میں عورتوں کا گھسنا حرام ہے:**

بعض نادان عورتوں کو حجر اسود کا بوسہ لینے' ملتزم پر کھڑے ہو کر دعا مانگنے یا مقام ابراہیم پر نفلیں پڑھنے کا ایسا جنون سوار ہوتا ہے کہ وہ بے محابا مردوں کے ہجوم میں گھس جاتی ہیں اور ہر چہار جانب سے دھکے کھاتی ہوئی اندر تک چلی جاتی ہیں اور اپنی اس حرکت کو بہت قابل فخر قرار دیتی ہیں تو انہیں سمجھنا چاہئے کہ ان کا یہ عمل موجب ثواب نہیں بلکہ سخت گناہ کا باعث ہے' شریعت میں عورتوں کا اجنبی مردوں کی بھیڑ میں اس طرح گھسنا قطعاً حرام ہے۔ حجر اسود کا بوسہ وغیرہ کا عمل اسی وقت موجب ثواب ہو سکتا ہے جب کہ اس کے حصول میں کسی گناہ کا ارتکاب لازم نہ آئے اور گناہ کے ساتھ کئے گئے عمل میں کسی ثواب کی امید نہیں ہے' اس لئے خواتین کو بھیڑ سے بہرحال بچنا چاہئے اور جس وقت بھیڑ کم ہو اسی وقت طواف کرنا چاہئے اور حجر اسود کا دور ہی سے استلام کرلیں اور مقام ابراہیم کی سیدھ میں پیچھے کی جانب جا کر نفل پڑھیں۔ (غنیۃ الناسک)

**عورت تلبیہ آہستہ پڑھے:**

احرام کے بعد دوران سفر بکثرت تلبیہ پڑھنا مسنون ہے' لیکن عورت بلند آواز سے تلبیہ نہ پڑھے بلکہ آہستہ آہستہ پڑھتی رہے' اسی طرح دعائیں بھی زور سے نہ پڑھے۔ (غنیۃ الناسک' درمختار)

**ایام کی حالت میں مسجد میں داخلہ اور طواف جائز نہیں ہے:**

عورت ناپاکی کے ایام میں نہ تو مسجد میں داخل ہو نہ طواف کرے اور نہ قرآن کریم پڑھے' البتہ حرم شریف کے باہر جو سفید پتھروں کا صحن ہے' اس میں آمد و رفت اور بیٹھنا اس کے لئے جائز ہے' کیونکہ یہ حصہ خارج مسجد ہے۔ (درمختار)

**عورت کے لئے رمل اور اضطباع کا حکم نہیں ہے:**

طواف کے دوران عورت رمل (جھپٹ کر چلنا) نہیں کرے گی' اسی طرح اس کے لئے اضطباع (کندھا کھول کر چادر ڈالنا) کا حکم بھی نہیں ہے' بلکہ وہ حسب معمول اپنے لباس میں ہی رہے۔ (غنیۃ الناسک' درمختار)

**طواف کے دوران حیض آ گیا:**

اگر طواف کرتے ہوئے حیض شروع ہو جائے تو فوراً طواف موقوف کر دے اور پاک ہونے کے بعد اس طواف کی قضا کرے۔ (ایضاح المناسک)

**عورتیں سعی میں نہ دوڑیں:**

صفا مروہ کی سعی کرتے ہوئے "میلین اخضرین" (وہ جگہ جہاں ہری لائٹیں لگی ہوئی ہیں) کے درمیان دوڑ کر چلنا مردوں کے لئے مسنون ہے' لیکن عورتیں اپنی حالت پر چلیں گی' ان کے لئے دوڑنے کا حکم نہیں ہے۔ (غنیۃ الناسک' درمختار)

**سعی کے دوران حیض آ گیا:**

اگر طواف پاکی کی حالت میں کیا' لیکن سعی کے دوران حیض آنے لگا تو سعی جاری رکھے اور سعی کے چکر اسی حالت میں پورے کر لے اور اگر عمرہ کی سعی ہے تو اس کے بعد بال کاٹ کر احرام سے نکل جائے۔ (غنیۃ الناسک' ایضاح المناسک)

**ناپاکی کے عالم میں حج کا احرام:**

اگر آٹھ ذوالحجہ کو مکہ معظمہ سے منیٰ کے لئے روانگی کے وقت عورت ناپاکی میں ہو تو اسی حالت میں صفائی وغیرہ کر کے احرام باندھ لے (یعنی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے اور نفل نہ پڑھے) اور منیٰ چلی جائے' پھر وقوف عرفات' وقوف مزدلفہ اور جمرات کی رمی سب ناپاکی کی حالت میں کرے' بس طواف زیارت (اور سعی) موقوف رکھے' اسے پاک ہونے کے بعد ادا کرے۔ (غنیۃ الناسک)

**عمرہ کا احرام باندھا لیکن حج تک پاک نہ ہوئی:**

اگر عورت نے حالت حیض میں میقات سے عمرہ کا احرام باندھا لیکن حج کا زمانہ آنے تک پاک نہ ہو سکی تو اسے چاہئے کہ عمرہ کا احرام کھول کر حج کا احرام باندھ لے اور حج کے بعد عمرہ ادا کرے اور پہلا احرام عمرہ کے بغیر کھولنے پر ایک دم بھی دے' اب اگر اس نے اسی سفر میں اس سے قبل کوئی اور عمرہ نہ کر رکھا ہو تو یہ حج افراد ہو جائے گا تمتع نہ رہے گا (اور اس پر دم شکر واجب نہ ہوگا) اور اگر پہلے اشہر حج میں عمرہ کر چکی ہے پھر دوسرے عمرہ میں مذکورہ صورت پیش آئی تو اس کا تمتع درست رہے گا اور اس پر دم شکر اور دم جنایت دونوں واجب ہوں گے

(مثلاً کوئی عورت پاکستان سے عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہوئی اور اس نے پاکی کی حالت میں عمرہ کے ارکان ادا کئے اور حلال ہوگئی' پھر اس نے حج سے قبل مدینہ منورہ کا سفر کیا اور وہاں سے واپسی میں ذوالحلیفہ سے دوبارہ عمرہ کا احرام باندھ لیا' مگر ناپاکی کی وجہ سے وہ عمرہ ادا نہ کر سکی اور اسے احرام کھول کر حج کا احرام باندھنا پڑا تو اس صورت میں اس پر دم تمتع اور دم جنایت' دونوں لازم ہوں گے)۔ (شامی' فتح الملہم)

## قران کے احرام میں حج سے قبل عمرہ نہ کر سکی:

اگر عورت نے میقات سے قران (حج و عمرہ دونوں) کا احرام باندھا مگر عذر کی وجہ سے حج سے قبل عمرہ نہ کر سکی تو اسی احرام سے حج کر لے اور بعد میں عمرہ کی قضا کرے اور وقت پر عمرہ نہ کرنے کی وجہ سے ایک دم بھی دے' لیکن اس کا یہ حج افراد ہوگا اور اس پر قران کا دم شکر لازم نہ ہوگا۔

(درمختار' شامی' غنیۃ الناسک)

## خواتین کو ہمدردانہ مشورہ:

اگر حج کا زمانہ بالکل قریب ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ حج سے قبل پاکی کے زمانہ میں عمرہ کے ارکان ادا نہ ہو سکیں گے تو ایسی خواتین کو چاہئے کہ وہ عمرہ یا قران کا احرام باندھنے کی بجائے میقات سے حج افراد کا احرام باندھیں' تاکہ بعد میں کوئی تنگی پیش نہ آئے' اسی طرح اگر حج سے قبل مدینہ منورہ کا سفر ہو اور وہاں سے مکہ معظمہ واپسی میں زمانہ حج کے قرب کی وجہ سے یہ اندیشہ ہو کہ حج سے قبل عمرہ ادا نہ کیا جا سکے گا تو بھی ذوالحلیفہ سے بس حج افراد کا احرام باندھ لیں اور اسی احرام سے حج کے مناسک ادا کریں اور عورتیں اپنے ایام کی تاریخوں کا اندازہ خود لگا سکتی ہیں۔

## حیض روکنے کے لئے دوا کا استعمال:

حیض کا خون خواتین کے لئے قدرت کے مقرر کردہ نظام کا حصہ ہے' اس لئے اس کے جاری ہونے سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنی خواہش کے برعکس خدائی فیصلہ پر راضی رہنا چاہئے اور ایام حیض میں جو احکامات شریعت نے بتائے ہیں' ان کی پاسداری کرنی چاہئے' عافیت اسی میں ہے' تاہم اگر کوئی عورت پیشگی ایسی مجرب دوا استعمال کرلے جس سے خون کی آمد رک جائے تو شرعاً اس کی گنجائش ہے' مگر یہ دوا بعض مرتبہ صحت کے لئے نہایت مضر ثابت ہوتی ہے اور عورت کے فطری نظام میں بڑا خلل ڈالتی ہے' اس لئے بہتر یہی ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے۔

(مستفاد فتاوی رحیمیہ' ایضاح المناسک)

## ایام کی وجہ سے طواف زیارت میں تاخیر:

ویسے تو طواف زیارت کا وقت تین دن ہے یعنی ۱۰'۱۱ اور ۱۲ ذوالحجہ اور ان ایام سے تاخیر سے دم واجب ہوتا ہے' لیکن عورت کے لئے یہ سہولت ہے کہ اگر وہ ناپاک ہونے کی وجہ سے ان ایام میں طواف زیارت نہ کر سکے تو بعد میں پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کر لینے سے اس پر کوئی دم وغیرہ واجب نہ ہوگا۔ (غنیۃ الناسک)

## ناپاکی کی حالت میں طواف زیارت جائز نہیں:

اگر واپسی کا وقت آجائے اور ابھی تک عورت نے پاک ہوکر طواف زیارت نہ کیا ہو تو لازم ہے کہ واپسی کی تاریخ آگے بڑھوائے اور پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کر کے ہی مکہ معظمہ سے واپس ہو' جب تک طواف زیارت نہ کرے گی' میاں بیوی کا تعلق حلال نہ ہوگا اور اگر سخت مجبوری میں ناپاکی کی حالت میں طواف زیارت کرلیا تو یہ طواف معتبر مان لیا جائے گا اور حرمت ختم ہو جائے گی' لیکن ایک بدنہ (اونٹ یا گائے) کی قربانی تاوان میں کرنی ہوگی' لیکن اگر بعد میں پاک ہوکر طواف دہرالیا تو یہ قربانی ساقط ہوجائے گی۔ (شامی)

## احرام ختم کرتے وقت عورت کے بال کاٹنے کی مقدار:

عورت جب مقررہ ارکان و مناسک ادا کر چکے اور احرام ختم کرنے کا وقت آجائے تو سر کے بالوں کو جمع کر کے نیچے سے ایک پورے (انگلی کا تہائی حصہ) کے بقدر بال کاٹ دے تو اس کا احرام ختم ہوجائے گا اور جب بھی عمرہ کرے گی اسی طرح بال کاٹنا ضروری ہوگا' یہ بال خود بھی کاٹ سکتی ہے اور دوسری عورت' محرم یا شوہر سے بھی کٹوا سکتی ہے۔ (غنیۃ الناسک)

## ناپاکی کی عذر سے عورت پر طواف وداع نہیں:

اگر مکہ معظمہ سے واپسی کے وقت عورت ایام سے ہو اور مزید رکنے کی گنجائش نہ ہو تو اس کے لئے طواف وداع کا حکم نہیں ہے۔ (شامی)

## ایام کی وجہ سے مسجد نبوی میں چالیس نمازیں نہیں پڑھ سکی:

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں' پڑھنے کی فضیلت صرف مردوں کے لئے ہے' لہٰذا عورتیں اگر اپنے عذر کی وجہ سے چالیس نمازیں نہ پڑھ سکیں تو ان پر شرعاً کوئی حرج اور مضائقہ نہیں ہے' انہیں مدینہ منورہ کے زمانہ قیام میں زیادہ سے زیادہ درود شریف اور ذکر واذکار و تسبیحات میں وقت گزاری کرنی چاہئے اور موقع ملے تو حرم شریف سے باہر کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پیش کردیا کریں۔

(درمختار مع الشامی)

☆☆..........☆☆

# حقیقی کارنامہ

محمد افضل

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دس سالہ دور حکومت میں ایران و روم کی عظیم سلطنتیں مسلمانوں کے زیر نگیں آ گئیں۔ ہندوستان کی سرحد سے لے کر شمالی افریقہ تک مسلمانوں کی حکومت تھی' مگر اتنی وسیع حکومت کے باوجود ظلم و جور کا ایک واقعہ بھی پیش نہیں آیا۔ ان فتوحات سے بھی بڑھ کر حضرت عمرؓ کا ایک اور حقیقی کارنامہ یہ ہے کہ آپؓ نے مذہبی بنیادوں پر ایک ایسا عادلانہ نظام حکومت مرتب کیا جو مسلمانوں کی شرافت و ثقافت کا ضامن تھا اور جس سے بڑھ کر عادلانہ نظام آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی پیش نہیں کیا جا سکتا۔

تبلیغ اسلام:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہونے کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سب سے پہلا فرض اسلام کی تبلیغ تھا۔ چنانچہ آپ نے مختلف ذرائع اختیار کئے اور آپ کے عہد میں اسلام کی بڑی اشاعت ہوئی لیکن جبر سے نہیں بلکہ اسلام کی خوبیوں کی تبلیغ کے ذریعے آپ جبری اسلام کے خلاف تھے۔ ایک مرتبہ ایک غلام کے سامنے اسلام پیش کیا اس نے انکار کیا تو آپ نے فقط "لا اکراہ فی الدین" کہہ کر چھوڑ دیا' جب کسی ملک پر فوج کشی ہوتی تو سپہ سالار کو تاکید کر دی جاتی کہ وہ سب سے پہلے اسلام پیش کریں' تبلیغ اسلام کی سب سے بڑی ترکیب یہ ہے کہ غیر مذہب والوں کے سامنے اسلام کا ایسا عملی نمونہ پیش کیا جائے جس سے متاثر ہو کر وہ خود بخود اسلام کی طرف مائل ہو جائیں۔ اس ضمن میں حضرت عمرؓ کا اصلی کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی تعلیم و ارشادات اور احتساب سے مسلمانوں کو اسلام کی سچی تصویر بنا دیا تھا۔ جسے دیکھ کر غیر قومیں خود بخود اسلام کی طرف کھنچتی تھیں۔

مساوات:

عہد فاروقی کی ایک قابل قدر خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے تمام بے جا امتیازات کو مٹا کر امیر و غریب اور بلند و پست کو ایک سطح پر کر دیا۔ اس کا عملی نمونہ خود ان کی اپنی ذات تھی۔ بادشاہ اور عام رعایا کے حقوق میں کوئی فرق نہ تھا۔ معمولی معمولی باتوں میں بھی اس کا خاص خیال رکھتے۔ عمر بن العاصؓ نے مصر کی جامع مسجد میں منبر بنوایا تو آپ نے لکھ بھجوایا کہ تم پسند کرتے ہو کہ مسلمان نیچے بیٹھیں اور تم اوپر؟ شام کا ایک نامور فرمانروا جبلہ عیسائی مسلمان ہو گیا۔ طواف میں اس کی چادر کا ایک کونہ ایک شخص کے پاؤں تلے آ گیا' جبلہ نے غصے میں آ کر اسے تھپڑ دے مارا' اس شخص نے برابر کا جواب دیا' جبلہ نے حضرت عمرؓ سے شکایت کی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ''تم نے جیسا کیا ویسا پالیا۔'' اس نے امارت کے نشے میں کہا' ہم وہ لوگ ہیں کہ اگر کوئی ہم سے گستاخی کرے تو قتل کا سزاوار ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ہاں زمانہ جاہلیت میں ایسا ہی تھا' لیکن اسلام نے اس تفریق کو ختم کر دیا ہے۔

حب رسول ﷺ:

حضرت عمرؓ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے والہانہ عقیدت اور محبت تھی۔ جان' مال' اولاد' غرض کہ ہر عزیز چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان تھی۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند دن کے لئے ازواج مطہرات سے ناراض ہو کر علیحدگی اختیار کر لی' چنانچہ ایک روز حضرت عمرؓ آستانہ نبویؐ پر حاضر ہوئے لیکن بار بار اذن طلب کرنے پر بھی جب حاضری کی اجازت نہ ملی تو زور سے پکار کر عرض کیا یا رسول اللہ! خدا کی قسم! میں حفصہ (ام المومنین جو حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھی) کی سفارش کے لئے نہیں آیا ہوں اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیں تو میں ابھی اس کا سر قلم کر دوں۔

زہد و قناعت:

حضرت عمرؓ کی کتاب اخلاق کا ایک روشن باب زہد و قناعت اور تواضع و انکساری ہے۔ حکومت پر متمکن ہونے کے بعد جس زہد و قناعت کا نمونہ آپ نے پیش کیا' تاریخ عالم میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ ایک طرف ایران کی فوج کشی ہے' قیصر و کسریٰ کے سفیروں سے گفت و شنید در پیش ہے۔ خالدؓ اور امیر معاویہؓ سے باز پرس کی جا رہی ہے' فاتح ایران و مصر کے نام حکم نامے جاری ہیں تو دوسری طرف بدن پر پیوند لگا ہوا کرتہ ہے' سر پر پھٹا ہوا عمامہ' پاؤں میں پرانی جوتی' اور اس حالت میں گھروں میں پانی بھرنے کے لئے کاندھے پر مشک ہے یا کوئی وقت ایسا ہوتا ہے کہ کام سے تھک کر مسجد کے کسی گوشے میں فرش خاک پر استراحت فرما رہے ہیں' باہر آپ کبھی خیمہ کا انتظام نہ کرتے جہاں قیام کرنا ہوتا درخت کے سائے میں بیٹھ رہتے' جن لوگوں کی نگاہیں شان و شوکت چاہتی تھیں انہیں بعض اوقات آپ کی سادگی کی وجہ سے ڈھونڈنے میں دقت ہوتی' شام کے سفر میں جب بیت المقدس کے قریب پہنچے تو اس خیال سے کہ عیسائی امیر المومنینؓ کو اس حالت میں دیکھ کر کیا کہیں گے؟ قیمتی لباس اور ترکی گھوڑا پیش کیا گیا' مگر آپؓ نے انکار کر دیا' اور فرمایا کہ ہمیں خدا نے اسلام کی جو عزت دی ہے ہمارے لئے وہی کافی ہے۔ ☆☆

# علمائے فقہائے کے اوصاف واخلاق

امام ابوبکر محمد بن حسین آجری

جس قسم کے عالم دین کا ذکر ہم کررہے ہیں' اس کے اخلاق کی شان یہ ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ معاملہ کرنے والا اس کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور اس کا ہم نشیں اس کے خیر کا امیدوار ہوتا ہے' وہ چھوٹی باتوں پر گرفت نہیں کرتا' کسی کی غلطی کا چرچا نہیں کرتا' کسی کی چغل خوری کی وجہ سے تعلقات منقطع نہیں کرتا' اگر کسی سے رنجش ہوتی ہے تو اس کے پوشیدہ راز نہیں کھولتا اور نہ ناحق اس سے انتقام لیتا' بلکہ اسے معاف کرتا اور اس سے درگزر کرتا ہے' حق کے سامنے سپر انداز اور باطل کے حق میں سخت ہوتا ہے' اپنی ایذا پر غصہ پی جانے والا اور خالق کی نافرمانی پر سخت بغض رکھنے والا' بے وقوف کا جواب خاموشی سے اور عالم کا جواب اس کی بات کی قبولیت سے دیتا ہے' نہ مداہنت کرتا نہ دشمنی رکھتا' نہ اتراتا' نہ حسد کرتا' نہ کینہ پرور ہوتا' نہ بے وقوف ہوتا' نہ خشک ہوتا نہ سخت دل ہوتا' نہ طعنہ دیتا' نہ طنز کرتا' نہ غیبت کرتا' نہ بُرا بھلا کہتا' جو احباب اللہ کی طاعت میں اس کے مددگار ہوتے ان کی صحبت اختیار کرتا ہے اور جن چیزوں سے خالق کی رضامندی نہیں ہوتی ان سے منع کرتا ہے' جن لوگوں کی طرف سے اطمینان نہیں ہوتا' اپنے دین وایمان کی حفاظت کی خاطر ان کے ساتھ بھی حسن سلوک کرتا ہے' بندوں کے حق میں صاف دل' کینہ اور حسد سے پاک ہوتا ہے' اہل ایمان کے لئے اس کے دل میں آخری امکانی حد تک حسن ظن کا جوش ہوتا ہے کسی کی نعمت وخوشی کا زوال نہیں چاہتا' اس کی نرم دلی کی وجہ سے اگر کوئی گستاخی کر بیٹھتا ہے تو اس کے ساتھ بھی مدارات ہی کا برتاؤ کرتا ہے' اگر کسی کی جہالت وگستاخی سے بھی اسے حیرت واستعجاب ہونے لگتا ہے تو وہ یہ سوچ کر اپنی حیرت کو دور کرلیتا ہے کہ اللہ عزوجل کے حق میں میری جہالت اور گستاخی کہیں بڑھی ہوئی ہے' اس سے کسی بدی کا اندیشہ اور کسی دغا کا خوف نہیں ہوتا' عام لوگ اس سے راحت میں ہوتے ہیں' البتہ خود اس کا نفس پوری مشقت میں رہتا ہے۔

## اللہ کے حضور میں:

ایک عالم ربانی کے یہ جتنے اوصاف حمیدہ اور اخلاق فاضلہ ہم نے ذکر کئے' یہ سب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کسی ایسے عالم میں جمع ہوتے ہیں' جسے ان سب کی توفیق مل گئی ہو پھر ظاہر ہے کہ خدا اللہ تعالیٰ کے جناب میں اس کے ذوق عبودیت اور شوق طاعت کا کیا حال ہوگا؟ یقیناً حق تعالیٰ اس کے قلب کو وہ کیفیت عطا فرمادیتے ہیں کہ اسے ایک طرح کی خصوصیت اور امتیاز حاصل ہوجاتا ہے اور یہ اس علم کی برکت ہے جس سے حق تعالیٰ نے اسے نواز کر انبیاء کرام علیہم السلام کا وارث اور اولیاء کا قرۃ عین اور بیماردلوں کا مسیحا بنایا ہے۔

اس کا حال سنئے: وہ اللہ تعالیٰ کا شاکر وذاکر ہوتا ہے' محبت خداوندی کی حلاوت سے سرشار' مناجات الٰہی میں فارغ ویکسو' تمام تر طاعت وعبادت کے باوجود اپنے آپ کو گناہگار وخطاکار شمار کرتا ہے اور حسن عمل پر دوام کے باوجود خود کو پُرتقصیر سمجھتا ہے' اللہ کی پناہ اس نے ڈھونڈھی ہے' اللہ نے اسے قوت بخشی' اللہ پر اعتماد وتوکل کیا' پھر کسی کا خوف دل میں نہیں لایا' اللہ کو پاکر ہر چیز سے بے نیاز ہوگیا' ہر چیز میں اللہ ہی کا محتاج رہا' اس کو انس ہے تو محض اللہ سے اور وحشت ہر اس چیز سے ہے جو اللہ سے اسے ہٹادے' اس کا علم بڑھتا ہے تو اللہ کی حجت پختہ ہونے سے خائف ہوتا ہے' سابقہ اعمال صالحہ کے سلسلے میں عدم قبولیت سے ڈرتا رہتا ہے' تلاوت کلام اللہ کرتے وقت اس کی فکر رہتی ہے کہ اپنے مولیٰ کی بات سمجھ لوں اور سنت رسول میں اشتغال اس لئے ہوتا ہے کہ اس میں تفقہ حاصل کرے' مبادا کوئی حکم ضائع نہ ہوجائے' قرآن وسنت کے آداب سے مزین ہوتا ہے' اہل دنیا سے دنیاوی عزت کے سلسلے میں کوئی مسابقت نہیں کرتا اور دنیاوی ذلت سے اسے کچھ گھبراہٹ نہیں ہوتی' زمین پر تواضع' وقار اور سکون کے ساتھ چلتا ہے' اس کا دل ہر وقت عبرت پذیری میں مشغول رہتا ہے' اگر کبھی اس کا دل اللہ کی یاد سے خالی ہوجائے تو اس کے نزدیک سخت مصیبت ہے' اگر اللہ کی اطاعت بغیر حضور قلب کے ہو تو سخت محرومی اور خسارہ' ذاکروں کے ساتھ ذاکر' غافلوں کی حالت سے عبرت پذیر' اپنے عیوب نفس سے واقف اور اسے متہم جاننے والا' علوم میں اتنی وسعت کہ سمجھ بالکل کھلی ہوئی' جس کا اثر یہ ہے کہ ذاتی حیی وقیوم سے حیاء وشرم اس کے دل میں سماگئی' تمام اعمال میں مشغولی بحق مسلسل اور ماسوا اللہ سے انقطاع ویکسوئی مکمل۔

اب تم پوچھ سکتے ہو کہ علماء کے یہ اوصاف جو آپ نے شمار کرائے ہیں کیا ان کی کوئی اصل قرآن وسنت یا آثار صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ تعالیٰ میں ہیں؟ میں کہوں گا کہ بے شک اور ابھی ہم اس کے دلائل ذکر کرتے ہیں۔ غور سے سنو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”جن لوگوں کو اس سے پہلے علم عطا کیا جاچکا ہے، جب ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ منہ کے بل سجدے میں گر جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ پاک ہے ہمارا رب بلاشبہ ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونے والا تو تھا ہی، اور منہ کے بل سجدے میں گرتے ہیں اور روتے ہیں پھر مزید ان کے خشوع میں اضافہ ہوجاتا ہے۔“

دیکھو اللہ تعالیٰ نے علماء کی شان کیا کیا ارشاد فرمائی، یعنی گریہ، خشیت، طاعت اور رب تعالیٰ کے لئے تذلل وغیرہ۔

حضرت عبدالاعلیٰ تیمی ارشاد فرماتے ہیں کہ جس کو علم تو عطا ہوا لیکن وہ علم اس میں گریہ وبکا نہ پیدا کرسکا تو درحقیقت وہ علم نافع کہلانے کا مستحق نہیں ہے، کیونکہ خداوند تعالیٰ نے علماء کی صفت یہ ارشاد فرمائی ہے، پھر مذکورہ بالا آیت قرآنی تلاوت فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ دو حریص کبھی آسودہ نہیں ہوتے، ایک صاحب علم اور ایک دنیادار، لیکن یہ دونوں مساوی نہیں ہیں، صاحب علم کی ترقی تو رضائے الٰہی میں ہوتی ہے، لیکن دنیادار طغیان وسرکشی میں بڑھتا ہے، پھر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ”انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء“ تلاوت فرمائی، اس کے بعد یہ پڑھا: ”ان الانسان لیطغی ان راٰہ استغنی“ ”انسان سرکشی کرتا ہے جب کہ خود کو مستغنی دیکھتا ہے۔“

مطرِوراق سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: ”ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا“ کے متعلق منقول ہے کہ حکمت خشیت الٰہی اور اللہ کی معرفت ہے، حضرت مسروق کا قول ہے کہ آدمی کے عالم ہونے کی یہی دلیل کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہو اور جاہل ہونے کے لئے اتنا ہی بس ہے کہ اپنے علم پر نازاں ہو۔

یحییٰ بن کثیر فرماتے ہیں کہ عالم وہ ہے جو اللہ سے ڈرے، اور اللہ کا خوف ورع وتقویٰ ہے، حضرت ایوب سختیانی کا ارشاد ہے کہ عالم کو یہ بات زیب دیتی ہے کہ اللہ کے واسطے تواضع کی وجہ سے اپنے سر پر راکھ ڈال لے (یعنی انتہائی پستی اختیار کرے)۔

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ آدمی جب علم کی جستجو میں مشغول ہو تو بلاتاخیر اس کے خشوع میں، اس کی نگاہ میں، اس کی زبان میں، اس کے ہاتھ میں اور اس کے زہد میں علم کا اثر ظاہر ہوجانا چاہئے، اگر آدمی علم کا کوئی باب حاصل کرلے اور اس پر عمل کرے تو یہ بات اس کے حق میں اس سے کہیں بہتر ہے کہ دنیا اور دنیا کا سب ساز وسامان اسے حاصل ہو اور وہ سب کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرڈالے۔ حضرت سفیان بن عیینہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر میرا دن بے وقوفوں جیسا دن ہو اور میری رات جاہلوں جیسی رات ہو تو مجھے اس علم سے کیا نفع جسے میں نے لکھ پڑھ رکھا ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تمہیں واقعی اور حقیقی فقیہ کی علامت بتادوں؟ درحقیقت فقیہ وہ ہے، جو اللہ کی رحمت سے لوگوں کو مایوس نہ کرے اور نہ معاصی پر جرأت پیدا ہونے دے، انہیں اللہ کی خفیہ تدبیر سے مطمئن نہ کرے اور قرآن کریم دوسروں کے حوالے نہ کردے، اس عبادت میں کچھ بھلائی نہیں جس میں تفقہ نہ ہو، اس تفقہ میں ذرا بھی خیر نہیں، جس میں فہم نہ ہو اور اس پڑھائی میں کوئی عمدگی نہیں، جس میں تدبر نہ ہو۔

مطرِوراق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بصریؒ سے ایک مسئلہ کی بابت دریافت کیا، انہوں نے کچھ بتایا، اس پر میں نے عرض کیا کہ اے ابوسعید! دوسرے فقہاء اس مسئلے میں آپ سے اختلاف کرتے ہیں، فرمایا کہ مطر! تمہاری ماں تمہیں روئے، تم نے کبھی فقیہ کو دیکھا بھی ہے، جانتے بھی ہو فقیہ کسے کہتے ہیں؟ فقیہ وہ زاہد ومتورع ہے جو اپنے سے کم رتبہ سے مذاق نہیں کرتا اور اپنے سے بڑے کی عیب جوئی نہیں کرتا اور اپنے علم پر ساز وسامان دنیا کا طالب نہیں ہوتا۔

عمران منقری کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے حسن بصریؒ سے ان کے کسی قول کے متعلق عرض کیا کہ فقہاء ایسا نہیں کہتے، فرمایا: جاؤ میاں کبھی تم نے کوئی فقیہ دیکھا بھی ہے؟ فقیہ وہ ہے جو دنیا سے بے رغبت

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 2545573

آخرت کا حریص، امورِ دین میں صاحبِ بصیرت اور اللہ عزوجل کی عبادت پر دائم وقائم ہو۔

وہب بن منبہؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ بنی سہم کے علاقے میں ایک مجلس کے اندر قریش کے کچھ افراد بیٹھے کسی مسئلے پر جھگڑ رہے ہیں اور ان کی آوازیں بلند ہوتی جارہی ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ چلو ذرا وہاں تک چلیں، جب ہم وہاں پہنچے تو کھڑے کھڑے حضرت ابن عباسؓ نے مجھے حکم دیا کہ انہیں اس جوان کی بات سناؤ جس نے حضرت ایوب علیہ السلام سے گفتگو کی تھی، میں نے عرض کرنا شروع کیا کہ اس جوان نے کہا تھا کہ اے ایوب کہ کیا اللہ کی عظمت شان اور موت کی یاد میں ایسی خاص بات نہیں ہے جو تمہاری زبان کی گویائی چھین لے تمہارے دل کو پارہ پارہ کردے اور تمہاری دلیل کے ٹکڑے اڑادے؛ اے ایوبؑ! آپ کو نہیں معلوم کہ اللہ کے کتنے بندے ایسے ہیں کہ جن کو اللہ کی خشیت نے گونگا بنا رکھا ہے، حالانکہ بولنے سے نہ وہ عاجز ہیں اور نہ فی الواقع وہ گونگے ہیں، وہ لوگ عقلمند ترین، فصیح و بلیغ، طلیق اللسان، سمجھدار، اللہ کی معرفت رکھنے والے اور آیات الٰہی کے عالم ہیں، لیکن جب عظمت خداوندی کو یاد کرتے ہیں تو ان کے قلوب شق ہوجاتے ہیں، ان کی زبانیں گنگ ہوجاتی ہیں، ان کی عقلیں جواب دے جاتی ہیں اور ان کی عادات فنا ہوجاتی ہیں، اللہ عزوجل کی ہیبت اور خوف کا ان پر یہ اثر ہوتا ہے، پھر جب اس کیفیت سے افاقہ پاتے ہیں تو پاکیزہ اعمال کے سہارے اللہ کی جانب دوڑ پڑتے ہیں، زیادہ عمل کرکے بھی زیادہ نہیں سمجھتے، حالانکہ وہ اعلیٰ درجہ کے پاک دامن اور نیک ہوتے ہیں، نیز خود کو ناکارہ اور حد سے تجاوز کرنے والا خیال کرتے ہیں، حالانکہ وہ دانا، قوی نیکوکار اور منتقسیم الاحوال ہوتے ہیں، ناواقف انہیں دیکھ کر بیمار سمجھتا ہے، حالانکہ وہ مریض نہیں ہوتے، انہیں کوئی مرض لاحق نہیں ہوتا، البتہ خود ان بیمار سمجھنے والوں کو بڑی بڑی بیماریاں گرفتار کئے ہوئے ہیں۔

علماء و فقہاء کے جن اوصاف و اخلاق کا ہم نے سطور بالا میں تذکرہ کیا ہے، ڈھونڈنے والوں کو ان سب کی دلیلیں ان احادیث و آثار میں مل جائیں گے، اب رہا یہ سوال کہ یہ خوف و خشیت اور یہ حیرانی و پریشانی اہل علم کو کیوں لاحق ہوتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ انہیں یہ یقین واذعان خوفزدہ کئے رہتا ہے کہ حق تعالیٰ ان سے اس علم کے متعلق عمل کے باب میں سوال کریں گے، اسی باز پرس کا استحضار انہیں بے چین کئے رہتا ہے اور اسی وجہ سے ہر معاملہ میں احتیاط برتتے ہیں، اس پر اگر کوئی سوال کرے کہ کیا علماء کرام سے باز پرس ہوگی؟ تو ہم کہیں گے بلاشبہ... ☆☆


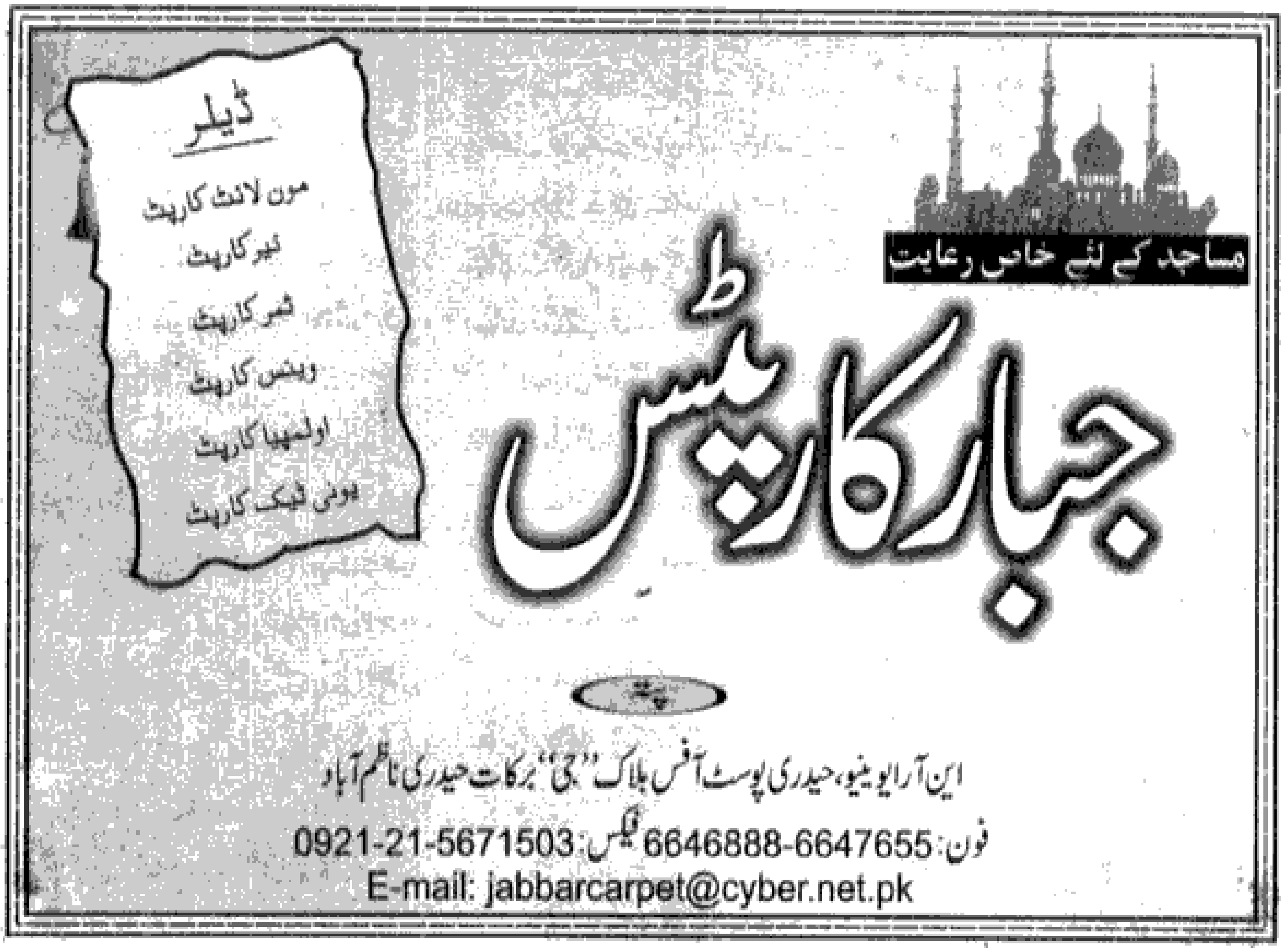

# غیروں کی تہذیب سے پرہیز

مولانا محمد ساجد حسن مظاہری

"اور ہرگز راضی نہ ہوں گے آپ سے یہود اور نصاریٰ جب تک آپ تابع نہ ہوں ان کے دین کے۔ آپ بتلا دیجئے کہ حقیقت میں ہدایت کا راستہ وہی ہے جو اللہ نے بتلایا ہے اور اگر چلے بھی آپ ان کی پسند پر علم ہونے کے باوجود جو آپ کو پہنچا تو خدا کے ہاتھ سے آپ کو بچانے والا کوئی حمایتی ہوگا نہ کوئی مددگار۔" (البقرہ:۱۲۰)

## شانِ نزول:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ ابتداء اسلام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز پڑھی اور یہود اس کو اپنا قبلہ مانتے تھے ان کو رنجتوں نے یہ سمجھا کہ شاید مرور ایام کے ساتھ ساتھ آپ ہمارے دین میں داخل ہو جائیں گے جس پر یہ آیت شریف نازل ہوئی۔

## تشریح و توضیح:

یہود بے بہبود اور نصاریٰ نجران کی مذمت بیان کی جا رہی ہے کہ اہل کتاب کے یہ دونوں گروہ آپ سے ناراض و ناخوش ہیں اور آپ کی نبوت و معجزات اور کلام الٰہی کے منکر و معاند' اور ان کا عناد و بغض اس حد کو پہنچا ہوا ہے کہ آپ کتنی ہی مدلل' معقول' حق اور دل کو لگتی بات سنائیں اور آسمانی فرشتہ بھی آ کر تصدیق و توثیق کرے تب بھی یہ ماننے والے نہیں جیسا کہ ان کے پیر و مرشد پولوس نے کہا ہے کہ تم کو آسمانی فرشتہ بھی کلام سنادے تب بھی تم نہ مانو۔ (نامہ گلاتیوں کا اول باب حقانی ۱/۷۰)

چاہئے تو یہ تھا کہ رسول کی اتباع سے بہرہ ور ہوکر زمرہ سعداء میں شامل ہوتے اور پیروی حق کرکے جنت کی لافانی نعمتوں کے حقدار بنتے۔ اس کے بجائے شیطان کے آلہ کار بن کر یہاں تک کوشاں ہیں کہ آپ کو ہی اپنی راہ پر چلالیں اور اپنے دین میں داخل کرلیں اور ان کے راضی اور خوش ہونے کی صرف اور صرف یہی ایک صورت ہے جیسا کہ حال و قال سے مترشح ہے اور یہ محال ہے۔ لہٰذا آپ زمانہ ماضی میں ایمان لانے کی توقع اور قبول حق کی امید میں بعض جائز امور میں ان کی موافقت فرماتے رہے اس کا سلسلہ اب قطعاً بند کردیا جائے' کیونکہ ان کے بیجا تعصب' تمرد و تعنت' طغیان و عناد' زیغ و ضلال' ضد اور ہٹ دھرمی نے ان کے اندر موجود فطری ایمان کے چراغ کو گل کردیا ہے' جس کے روشن ہونے کی اب کوئی توقع نہیں رہی۔

بعد ازاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت فرمائی' یعلی بن شداد بن اوس سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہود موزے پہن کر نماز نہیں پڑھتے تم ان کی مخالفت میں موزے پہن کر نماز پڑھا کرو۔ (ابوداؤد ۱/۹۵)

ابوامامہ کی طویل حدیث ہے جس میں مذکور ہے کہ یہود پائجامہ پہنتے ہیں تم ان کی مخالفت میں تہبند' لنگی بھی باندھا کرو۔ (مسند احمد ۵/۲۶۴)

## پیغام:

قرآن و حدیث میں' غیروں کی موافقت و موالفت سے اجتناب کا حکم ہے حتیٰ کہ عبادات میں بھی۔ (مسند احمد ۱/۲۴۱)

اب غور فرمائیں وہ حضرات جو خود کو مسلمان کہتے ہیں اور غیروں کی تہذیب و تمدن' طرز معاشرت' کلچر و ثقافت ان کی رگ و پے میں ایسی سمائی ہے کہ اٹھتے بیٹھتے' کھاتے پیتے اور سوتے جاگتے حتیٰ کہ پیشاب کرنے میں بھی اغیار کی تقلید کرتے ہیں۔

اور دولہا میاں تو از سر تا پا غیروں کے لباس میں ملبوس' گلے میں ٹائی (عیسائیوں کی صلیب کا نشان) لٹکائے مسلم گھرانوں میں بڑی شان سے تشریف لاتے ہیں' مگر کسی کی بھی پیشانی پر بل نہیں آتا۔ شکل و شباہت دیکھو تو غیروں کی' رسم و رواج دیکھو تو غیروں کے۔ اسی کو علامہ اقبال نے فرمایا:

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اور آج کا مسلم نوجوان غیروں کے اشارہ پر اپنا دھن دولت' عزت و آبرو' اسلامی اقدار' اسلاف کی امانت اور اپنی متاع عزیز کو قربان کر رہا ہے اور یورپ کی طرف ہاتھ ہلا ہلا کر گویا یوں کہتے ہوئے رقصاں ہے:

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

امت مسلمہ کے افراد یہود و نصاریٰ' مجوس و مشرکین کی خواہ کتنی بھی اقتداء کرلیں' ان کے رہن سہن کو چاہے جس حد تک اپنالیں' بود و باش اور طرز زندگی میں کتنا بھی آئیڈیل بنالیں' موافقت و موالفت' نرمی و ملاطفت کے کتنے بھی پہلو اختیار کرلیں مگر اسلام و مسلمین کے تئیں ان کا جو تنفر ہے وہ کم نہیں ہوسکتا۔ تا آنکہ کوئی بدنصیب' ازلی شقی اور قسمت کا مارا' اسلام کا قلادہ نکال کر ابدی لعنت کا طوق اپنے گلے میں ڈال لے اور ایمان ہی کا سودا کرلے تو ان کی خوشیاں بے پناہ' عطیات بیش بہا اور داد و دہش کے انبار' تعریف و توصیف اور دانش مندی کے وثیقے (سرٹیفکیٹ) بدنام زمانہ شیطان رشدی اور تسلیمہ نسرین کی مثال سامنے ہے۔ ☆

# اچھے کلمات کہنے کی عادت بنائیے

محمد اسحاق ملتانی

ایک صاحب عالم نزع میں تھے اقربا ان کے اردگرد جمع تھے اور انہیں کلمہ کی تلقین کر رہے تھے اور جواب میں وہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ بھوسہ کی یہ گٹھڑی اتنے روپے کی اور یہ اتنے کی اور بس بھوسہ کی گٹھڑیوں کی قیمت بتاتے بتاتے ان کی روح پرواز کر گئی۔

ایک میاں جی بات بات پر اپنے گھر والوں اور بچوں سے کہتے کہ تمہارا بیڑا غرق ہو تمہارا بیڑہ غرق ہو بس پھر ایک دن یہی ہوا کہ تمام گھر والے سیر کے لئے گئے کشتی میں بیٹھے اور پورا کا پورا کنبہ کشتی سمیت غرق ہو گیا۔

لہٰذا بچوں کو اس طرح بددعائیں نہ دیں بلکہ دعائیں دیں غصہ آئے تب بھی صبر وضبط کر کے اچھے ہی کلمات کہیں انشاء اللہ خیر وبھلائی ہوگی۔

علامہ شبلی نعمانی اپنے مرض الوفات میں جب بولنے کی بھی ہمت نہ تھی تو بار بار علامہ سید سلیمان ندوی سے اشارہ سے اور انگلی زبان سے فرماتے ''سیرت' سیرت'' اور انگلی سے لکھنے کا اشارہ کرتے یعنی سیرت النبی کو ضرور مکمل کرنا۔

مولانا الطاف حسین حالی کی زبان پر آخری وقت یہ جاری تھا:

اے بہار زندگانی الوداع
اے شباب شادمانی الوداع
اے طلوع صبح پیری السلام
اے شب قدر جوانی الوداع
السلام اے قاصد ملک بقاء
الوداع اے عمر فانی الوداع
آلگا حالی کنارے پہ جہاز
الوداع اے زندگانی الوداع

مذکورہ بالا حوالوں سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ مرتے وقت آدمی کے منہ سے وہی نکلتا ہے جس کی طرف پوری زندگی اس کا دھیان اور توجہ رہتی ہے دیکھو بھوسہ فروش مرتے وقت بھوسہ ہی بیچ رہا تھا شاعر شعر کہہ رہا تھا اور سیرت نگار شبلی مرتے وقت بھی سیرت سیرت ہی کہہ رہے تھے۔

میرے حضرت حاجی محمد شریف صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کے ساتھی حضرت حاجی شیر محمد صاحب رحمہ اللہ کا معمول تھا کہ اسکول سے فارغ ہو کر گھر لوٹتے تو باقی وقت میں بچوں کو قرآن کریم پڑھاتے تھے جب ان کا مرض الوفات تھا تو حالت یہ تھی کہ مجھے نہیں پہچان رہے تھے حالانکہ میں ان کا بہت قریبی دوست تھا مگر اس وقت بھی زبان پر قرآن جاری تھا اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو اچھے دھیان اور نیکی کے مشغلہ میں رکھے اچھی باتیں منہ سے نکالے خیر کے کلمات کی عادت بنائے تاکہ اسی پر اس کی موت واقع ہو اور جس حالت پر آدمی کی موت واقع ہوتی ہے قیامت میں اسی حالت پر اٹھایا جائے گا۔

دیکھو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اسی بات کی تعلیم دی ہے کہ اچھے ہی کلمات منہ سے بولو لا الٰہ الا اللہ سبحان اللہ الحمدللہ اللہ اکبر کا ورد رکھو استغفار کرو مریض کے پاس جاؤ تو اس کو صحت و عافیت کے کلمات سناؤ کسی کا کوئی فوت ہو جائے تو اس سے صبر وتسلی کی گفتگو کرو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اچھے نام رکھو'' اور قرآن کریم نے فرمایا کہ: ''برے ناموں سے مت پکارو'' کیونکہ اگر ہمارے منہ سے خیر نکلے گی تو انشاء اللہ خیر ہوگی ہماری بھی اور دوسروں کی بھی اور خاتمہ بھی خیر پر ہوگا یہی وجہ ہے کہ ماہرین تعبیر نے کہا ہے کہ خواب کی اچھی تعبیر دو تو انشاء اللہ اچھائی ہوگی لیکن آج کل عجیب حالت ہے کہ اکثر خواب ایسے ہوتے ہیں جو تغیر معدہ کے سبب دکھائی دیتے ہیں اور لوگ اس کی تعبیر کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں اس پر ایک صاحب نے بطور لطیفہ کے عجیب مشورہ دیا کہ اب تغیر الرؤیا کتاب چھپنی چاہئے۔

اگر خدانخواستہ ہم بدکلامی کرتے ہیں غلط کاری کی طرف دھیان ہے تو بہت پریشانی اور فکر کی بات ہے ہمیں چاہئے ہم آج ہی اس بری عادت کو ترک کر دیں آئندہ ہم خیر ہی خیر کی بات کہیں اچھائی ہی اچھائی سوچیں ہر وقت ذکر میں رہیں خواہ ظاہراً ہم دکان پر ہیں دفتر میں ہیں یا کہیں اور مگر دل اللہ کی طرف ذکر واستغفار کی طرف متوجہ رکھیں۔

مشہور قصہ ہے کہ ایک درویش نے ایک عطار کو دکانداری میں مست دیکھا تو کہا کہ تمہاری موت کیسے آئے گی؟ تمہاری روح تو ایک ایک ڈبے میں اٹکی ہوئی ہے عطار نے جھڑک کر کہا کہ جیسے تیری آئے گی درویش نے کہا کہ اس طرح پھر سڑک کے اوپر لیٹ کر چادر تانی کلمہ پڑھا اور روح پرواز کر گئی عطار کو تنبیہ ہوئی کہ واقعی میرا خاتمہ تو مشکل ہے تو انہوں نے بھی اپنے دل کی توجہ بدل دی تو وہ شیخ فریدالدین عطار بن گئے۔ ایک خاتون کا قصہ بھی مشہور ہے کہ وہ جو بھی بات کرتی تو قرآن کی آیت پڑھ کر کرتی کہ قرآن کے علاوہ میری زبان سے کوئی کلمہ نہ نکلے۔ اللہ کرے یہ کلمات ہماری اصلاح کا ذریعہ بن جائیں۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

# چیدہ چیدہ

انتخاب: ابو سجاد صدیق احمد

## حضرت اصم رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت:

حضرت اصم رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت یاد آئی کہ ایک شخص نے مجمع میں ان کے سامنے ہدیہ پیش کیا' اول تو انہوں نے قبول کرنے سے انکار کیا' اس نے اصرار کیا' آپ نے قبول کرلیا' لوگوں نے بعد میں پوچھا کہ حضرت! اگر آپ کو لینا ہی تھا تو پہلے انکار کیوں کیا؟ اور جو نہ لینا مقصود تھا تو بعد میں آپ نے کیوں لے لیا؟

آپؒ نے فرمایا کہ اصل میں تو مجھ کو لینا مقصود نہ تھا' اس لئے انکار کردیا تھا مگر پھر میں نے دیکھا کہ اس وقت مجمع میں ہدیہ رد کردینے سے اس شخص کی ذلت ہوگی اور میری عزت اور لے لینے سے میری ذلت ہوگی کہ انکار کے بعد لے لیا اور اس کی عزت ہوگی' تو میں نے اپنے بھائی کی عزت کو اپنی عزت پر ترجیح دی۔

فائدہ:

اب ہماری حالت یہ ہے کہ دل جوئی کریں گے تو ایسی کہ حرص میں مبتلا ہوجائیں گے' بس جو آیا لے لیا' چاہے حلال یا حرام' واپس کرنا جانتے ہی نہیں' یا استغناء برتتے ہیں تو ایسا جو کبر وغرور کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے' استغناء میں چونکہ اپنی عزت ہوتی ہے اور ایک قسم کا حظ (لذت) حاصل ہوتا ہے' اس لئے اس میں تجاوز کرتے ہیں کہ پھر کسی کا دل توڑنے کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

## دلجوئی اور نرمی:

حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلویؒ کے وعظ میں ایک شخص آیا' جس کا پاجامہ ٹخنوں سے نیچا تھا' جب وعظ ختم ہوچکا تو آپ نے اس شخص کو ٹھہرالیا' وہ ڈرا کہ اب میری خبر لی جائے گی' مگر حضرت مولانا تو ایسے پردہ پوش تھے کہ ایک بار آپ کے درس حدیث میں ایک معقولی طالب علم جنابت کی حالت میں بدون غسل چلا آیا' آپ کو کشف سے معلوم ہوگیا کہ یہ جنبی ہے' (اسی حالت میں وہ مسجد میں داخل ہوا تھا

چاہتا تھا کہ) فوراً آپ نے درس بند کرکے اس سے فرمایا کہ بھائی وہاں ہی ٹھہرو آج تو جمنا کی سیر کو دل چاہتا ہے' آپ اور سبھی طلبا تیار ہوگئے اور وہاں جاکر غسل کیا' اس (طالب علم) نے بھی غسل کیا' پھر فرمایا: لاؤ کچھ پڑھ لو ناغہ کیوں کیا جاوے' تو حضرت مولانا کسی کی کیا خبر لیتے' چنانچہ اس شخص کو ٹھہرا کر فرمایا کہ بھائی مجھ میں ایک عیب ہے کہ میرا پاجامہ ٹخنوں سے نیچے لٹک جاتا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص ٹخنوں سے نیچا پاجامہ پہنے گا' وہ جہنم میں جلے گا' تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میں اس عذاب میں گرفتار نہ ہوں' ذرا دیکھنا میرا پاجامہ ٹخنوں سے نیچا تو نہیں؟ وہ شخص قدموں میں گر پڑا کہ حضرت! خدانخواستہ آپ میں یہ عیب کیوں ہوتا' یہ عیب تو میرے اندر ہے' میں آج سے توبہ کرتا ہوں' پھر ایسا کبھی نہ کروں گا۔

فائدہ:

یہ تھی ہمارے بزرگوں کی نرمی اور دلجوئی۔

## حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی تواضع:

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب ہجرت کرکے مکہ تشریف لے گئے تو اول اول ایک رباط (سرائے) میں قیام فرمایا' ایک دن کوئی شخص رباط میں رہنے والوں کو ایک ایک دوائی تقسیم کرتا پھر رہا تھا' جب وہ حضرت حاجی صاحبؒ کے حجرہ پر پہنچا تو یہاں شاہانہ دربار تھا' حق تعالیٰ شانہ نے حضرت حاجی صاحبؒ کو لطیف طبیعت عطا فرمائی تھی' اس لئے سب صاف ستھرا سامان رہتا تھا' وہ یہ دیکھ کر رکا اور حضرت حاجی صاحبؒ کو دوائی نہ دی' تو آپ خود فرماتے ہیں کہ بھائی! تم نے ہمارا حصہ نہ دیا' وہ کہنے لگا حضرتؒ آپ کی خدمت میں ایسی حقیر چیز پیش کرنا خلاف ادب ہے' فرمایا: سبحان اللہ! اگر ہر شخص یہی سمجھتا تو پھر یہ سامان کہاں سے ہوتا؟ کیا تم مجھے زمرہ فقراء سے خارج سمجھتے ہو؟ بھائی! میں تو فقیر ہی ہوں اور فقیر سمجھ کر ہی لوگ کچھ دے دلا جاتے ہیں' اسی سے یہ سامان اکٹھا ہوگیا' جو تم دیکھ رہے ہو' لاؤ تم میرا حصہ لاؤ' یہ سن کر وہ شخص باغ باغ ہوگیا کہ اللہ اکبر! میرے کہاں نصیب کہ حضرت حاجی صاحبؒ خود مانگیں اور خوشی خوشی ایک دوائی پیش کردی۔

فائدہ:

یہ تو شان تواضع تھی کہ ایک دوائی کے لئے بھی اپنی احتیاج ظاہر فرمائی۔

## شان استغناء:

ایک مرتبہ حضرت حاجی صاحبؒ پر کئی دن کا فاقہ تھا' ایک یمن نے صورت سے پہچان لیا کہ حضرتؒ فاقہ سے ہیں' وہ حضرتؒ کی لنگی مانگ کر لے گیا اور اس میں دو سو ریال باندھ کر لایا' اس وقت حضرت نماز یا ذکر میں مشغول تھے' وہ پاس رکھ کر چلا گیا' اب استغناء کی یہ کیفیت دیکھئے کہ حضرتؒ نے جب لنگی اٹھائی تو اس کا وہم بھی نہیں ہوا کہ یہ ریال مجھے اس نے دیئے ہیں بلکہ یہ سمجھے کہ امانت رکھ گیا ہے' اٹھا کر احتیاط سے امانت کی جگہ رکھ دیا' دوسرے وقت پھر فاقہ سے رہے' اس یمن نے جب دوسرے وقت بھی اسی حال میں دیکھا تو آکر عرض کیا کہ آپ نے وہ ریال خرچ کیوں نہ کرلئے؟ آپ نے فرمایا کہ بھائی! امانت کو کیسے خرچ کرلوں؟ کہنے لگا حضرت! وہ امانت نہ تھی' بلکہ وہ تو ہدیتاً دے گیا تھا' فرمایا: ہدیہ اس طرح دیا کرتے ہیں؟ کہ پاس رکھ کر

چلے گئے' کچھ کہا نہ سنا' اس نے غلطی کی معافی چاہی' تب آپ نے ان کو خرچ کیا۔

فائدہ:

شان استغناء یہ تھی کہ دو سو ریال پر ضرورت و حاجت کے وقت بھی ہدیہ کا گمان نہ ہوا' بلکہ امانت ہی سمجھتے رہے' ہم جیسے ہوتے تو نہ معلوم خود ہی کتنی تاویلیں کر کے اس کو ہدیہ بنا لیتے اور کوئی دوائی لا کر دیتا تو اس کو سناتے کہ ہم کیا غریب محتاج ہیں؟ تجھ کو آنکھوں سے نظر نہیں آتا؟ بس دوائیاں بانٹنے چلے تو جو سامنے آیا' اس کو غریب سمجھ کر ایک دوائی دے دی' یہ کوئی آدمیت ہے؟ ان حضرات میں استغناء بھی تواضع کے ساتھ تھا' اس لئے اگر کسی وقت استغناء سے دوسرے کی ذلت ہوتی تو وہاں یہ حضرات صورت استغناء کو چھوڑ کر تواضع کی صورت اختیار کر لیتے تھے جیسا حضرت حاتم اصمؒ نے کیا کہ اپنی عزت کو مسلمان کی عزت پر نثار کر کے انکار کے بعد بھی اس کا ہدیہ قبول کر لیا۔

## اعتراف خطا بھی کمال ہے:

مکہ معظمہ میں ایک بزرگ عالم قرآن کی تفسیر بیان کیا کرتے تھے' حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے حلقے میں بھی کبھی جا بیٹھتے' ایک دن ان بزرگ شیخ نے کسی مقام پر ایک فقہی مسئلہ میں غلطی کی' اس وقت تو شاہ صاحب خاموش رہے' جب درس ختم ہو چکا تو اس وقت جا کر چپکے سے متنبہ کیا کہ یہ مسئلہ مجھ کو اس طرح یاد ہے' ان بزرگ نے فوراً تمام طلبا کو پکار کر واپس بلایا' سب جمع ہو گئے تو کہا: ہم نے اس مسئلہ میں غلطی کی' جس پر ہم کو اس شیخ (یعنی شاہ صاحب) نے متنبہ کیا اور صحیح تقریر اس کی یوں ہے' پھر شاہ صاحب کی بیان کردہ تقریر کا اعادہ کیا۔

دیکھئے علما یہ حضرات ہیں کہ ان کو یہ کہتے ہوئے ذرا بھی رکاوٹ نہ ہوئی کہ ہم سے یہاں غلطی ہو گئی ہے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ یوں بھی کہہ دیا کہ اس شیخ نے ہم کو متنبہ کیا' حالانکہ حضرت شاہ صاحبؒ نے خفیہ اسی لئے متنبہ کیا تھا کہ اگلے دن یہ اس مقام کی صحیح تقریر اپنی طرف سے کر دیں گے' مگر ان کو اتنا صبر کہاں تھا؟ اسی وقت سب کو بلا کر صاف اپنی غلطی کا اقرار کیا اور اپنے محسن کو بھی ظاہر کر دیا' جس نے غلطی پر متنبہ کیا تھا' اگر ہم جیسے ہوتے تو اول تو اپنی غلطی ہی کو تسلیم نہ کرتے' اسی میں بحث شروع کر دیتے اور جو تسلیم بھی کرتے تو اس طرح صاف صاف اقرار نہ کرتے اور جو کرتے بھی تو یہ ظاہر نہ کرتے کہ اس غلطی پر ہم کو کسی دوسرے نے متنبہ کیا ہے بلکہ اگلے دن اس طرح تقریر کرتے کہ طلبا پر یہ ظاہر ہوتا کہ شیخ کو خود ہی تنبیہ ہوئی ہے' آخر یہ تکبر اور تصنع نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟

☆☆..........☆☆

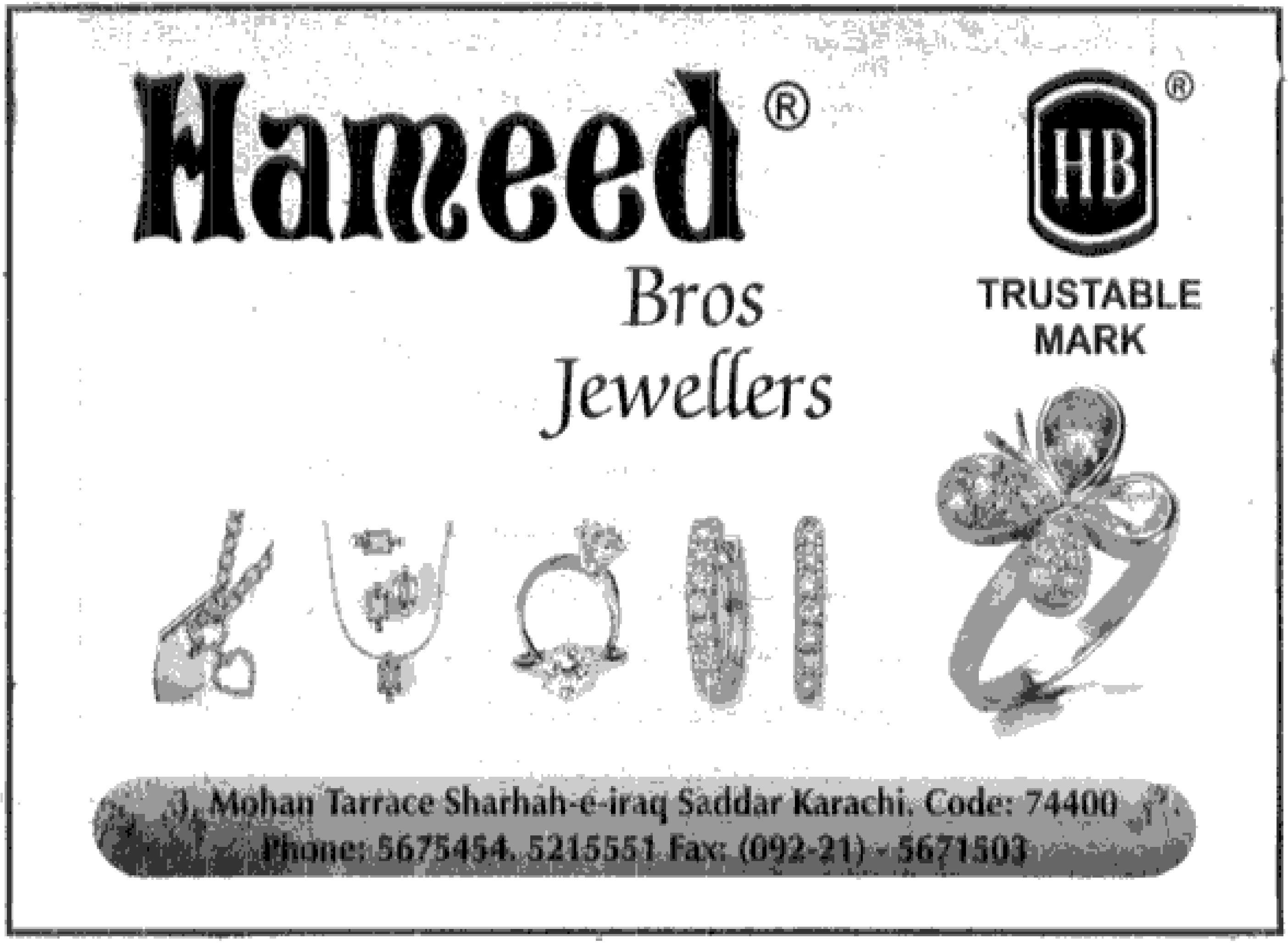

# فاقہ، تنگدستی اور بیماری کے اسباب

مرسلہ: محمد شفیق الرحمٰن شیر خانی

ذرا ان باتوں پر غور کریں:

۱:..... مہمان کو حقارت سے دیکھنا۔
۲:..... قرآن کو بے وضو ہاتھ لگانا۔
۳:..... بغیر بسم اللہ کے کھانا۔
۴:..... کھڑے ہوکر کھانا۔
۵:..... جوتے پہن کر کھانا۔
۶:..... بغیر ہاتھ دھوئے کھانا۔
۷:..... ننگے سر کھانا۔
۸:..... کھانے کے برتن کو صاف نہ کرنا۔
۹:..... مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا۔
۱۰:..... نماز قضا کرنا۔
۱۱:..... بزرگوں سے آگے چلنا۔
۱۲:..... بزرگوں کے آگے چلنا۔
۱۳:..... دروازے پر بیٹھنے کی عادت۔
۱۴:..... نامحرم عورتوں کو دیکھنا۔
۱۵:..... اولاد کو گالی دینا۔
۱۶:..... جھوٹ بولنا۔
۱۷:..... صبح کے وقت سونا۔
۱۸:..... مغرب کے بعد سونا۔
۱۹:..... شکستہ کنگھا استعمال کرنا۔
۲۰:..... ننگے سر بیت الخلا میں جانا۔
۲۱:..... بیت الخلا میں باتیں کرنا۔
۲۲:..... بیت الخلا میں تھوکنا۔
۲۳:..... اہل وعیال سے لڑتے رہنا۔
۲۴:..... نہانے کی جگہ پیشاب کرنا۔
۲۵:..... کھڑے ہوکر نہانا۔
۲۶:..... فقیر کو جھڑکنا۔
۲۷:..... فقیر کو جھڑکنا۔
۲۸:..... حوض یا غسل والی جگہ پیشاب کرنا۔
۲۹:..... گانے بجانے میں دل لگانا۔

ایک شخص نے آکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فقر وفاقہ کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ کلمات طلوع فجر کے بعد اور صبح کی نماز سے پہلے سو مرتبہ پڑھ لے تو دنیا ذلیل ہوکر تمہارے سامنے آئے گی:

"سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم استغفر اللہ"

ایک موقع پر فقرائے مہاجرین نے مالداروں کا گلہ کیا اور عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ لوگ ثواب میں ہم سے بڑھ گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ، ۳۴ بار اللہ اکبر اور ایک بار چوتھا کلمہ پڑھ لیا کرو تو تم بھی ثواب میں کم نہ رہو گے، اور تمہارے گناہ بھی بخش دیے جائیں گے، اگرچہ کتنے ہی ہوں، اس کو تسبیح فاطمہ بھی کہتے ہیں۔

جو شخص یہ کلمات رات کو سوتے وقت پڑھ لے اور ہمیشہ پڑھتا رہے تو اس کا بدن چست وچالاک رہے گا، سارے دن کی تھکان دور ہوجائے گی، دشوار کام اس پر آسان ہوجائے گا، سستی اور تھکنے کی تکلیف سے محفوظ رہے گا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے اے معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد ان کلمات کا پڑھنا ترک نہ کرنا:

"اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک"

ترجمہ: "اے اللہ! اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اچھی طرح عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔"

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (الحدیث)

## دینی مدارس، اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلبا کے لئے سنہری موقع

# ہفت روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس

بمقام: دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

تاریخ: ۱۳ تا ۱۹ ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ بمطابق 20 تا 26 نومبر 2010ء

بوقت: دوپہر ایک بجے تا نماز عصر

## مناظرین اسلام، ماہرین فن، مذہبی اسکالرز اور دانشور حضرات لیکچرز دیں گے

زیر صدارت: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب
نگران شعبہ تخصص فی الحدیث علامہ بنوری ٹاؤن

مناظر اسلام، استاذ العلماء، شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

زیر سرپرستی: جانشین حضرت جلال پوری شہید حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب
مدیر ماہنامہ بینات کراچی

حضرت مولانا زبیر اشرف عثمانی صاحب
استاذ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی

حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب
مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا زر محمد صاحب
استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

حضرت مولانا توصیف احمد صاحب
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

حضرت مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ صاحب
نگران حلقہ طلبہ مجلس تحفظ ختم نبوت

اہل اسلام کے تمام طبقہ ہائے زندگی سے منسلک احباب سے خصوصی شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی فون: 021-32780337 021-32780340 0300-9899402

سلام زندہ باد | فرما گئے یہ ہادیؐ لانبی بعدی | تاجدارِ ختمِ نبوت زندہ باد

# بمقام مسلم کالونی چناب نگر

# 29 ویں دو روزہ سالانہ عظیم الشان ختمِ نبوۃ کانفرنس

عنوانات

- توحیدِ باری تعالیٰ
- سیرۃ خاتم الانبیاء
- مسئلہ ختم نبوۃ
- حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام
- عظمت صحابہ و اہلِ بیت
- اتحادِ اُمت

حکیم العصر محدث کبیر
ولی کامل مخدوم العلماء
حضرت اقدس شیخ الحدیث
مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم
باب العلوم کہروڑ پکا

استاذ المحدثین حضرت مولانا
ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم
نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا صاحبزادہ
ولی ابن ولی
خواجہ عزیز احمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

بتاریخ
14 جمعرات
15 جمعۃ المبارک
اکتوبر 2010

اور ردِ قادیانیت جیسے اہم موضوعات پر علماء، مشائخ، قائدین، دانشور اور قانون دان خطاب فرمائیں گے۔ اہل اسلام سے شرکت کی درخواست ہے

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

ملتان: 061-4783486
چناب نگر: 047-6212611